DR. SWIFT'S

GULLIVER'S TRAVEL

TO

LILLIPUT,

TRANSLATED INTO URDOO,

BY

AMRITA LAL, DE, B. A., B. L.,

AUTHOR OF "THEOSOPHY," &c. &c.

EDITED BY

LUCHMENARAIN.

Agra:

PRINTED BY MAIGH RAJ, AT THE "ORNAMENTAL JOB PRESS."

1884

Price per copy 8 annas......................Postage 1 anna.

Works by Baboo Amrita Lal De, B. A., B. L., Second Teacher ~~and Superintendent~~, Jeypore Maharajah's College.

Price per copy with postage.

1.	Theosophy	Rs.	0	4	6
2.	A Key to the "Companion Reader"	,,	1	1	0
3.	Urdoo translation of Gulliver's Travel to Lilliput	,,	0	9	0
4.	Leisure Hour employments (to be published)	,,	1	1	0
5.	Student's English Grammar (in preparation)	,,	0	13	0
6.	Raja Yoga Philosophy, in Bengali (in preparation)	,,	0	12	6
7.	True Love, a Sentimental Journey in English (in preparation)	,,	1	1	0
8.	*Duto Majar Katha,* in Bengali (in preparation)	,,	0	4	6

Apply with remittance to

The Author.

Jeypore, India, 1.1.87.

PREFACE.

The first edition of the Urdoo Translation of Gulliver's Travel to Lilliput is published under the patronage of His Highness The Maharajah of Jodhpore, to whom is due the praise of bringing the book before the Public of India. Dr. Swift's entertaining and instructive book, the "Gulliver's Travels," is fitted to be translated into every living language of the world. The attraction it is calculated to make of the minds of the erudite public and the want of such literature in the Urdoo Tongue, induced the undersigned to translate it into the Urdoo language.

If the readers to whose judgment, approval and favor, this unpretending volume is submitted, think it worth their attention, the translator will consider his labor well repaid.

JEYPORE,
10*th September*, 1884.

AMRITALAL DE.

THE TRANSLATOR'S ACCOUNT OF HIMSELF.

I the eldest son of late Baboo Nobin Chandra De, was born in our ancestral seat at Jorabagan in Calcutta, in September, 1845. My mother, the *Luchme* of her time, belonged to the elder branch of the famous *Auch* family of Durjiparah in Calcutta. My father was a celebrated cloth Merchant of China Bazar in Calcutta, and was a pious man, a good husband and a beloved father. I earned the rudiments of know-

ledge in a Bengali school near my birth-place. I was then sent to be educated in the Western Arts, Literature and Science. I distinguished at school, stood first of my class almost every year, carried away the best prizes, and was beloved by my teachers.

In 1862, I matriculated and was awarded with a silver medal. In 1867, I graduated in Arts and, in 1870, in Law. In the final examination of the College from which I graduated, I stood first, and was awarded with Hawkin's gold Medal and other prizes.

In 1870, I was enrolled a Vakil of the Calcutta High Court, and attended the Bar for some time; but circumstances did not allow me to try my chance at the Bar. I joined the Educational Service and have been discharging the duties of a Higher class Teacher and a Lecturer most satisfactorily, since 1871. While thus engaged, I devoted my leisure hours to the cultivation of Transcendental and General Literature, and other subjects of general importance. My noted works published are,-"Theosophy" "My own Thoughts," and "Key to the Companion Reader." I contributed largely to the "Jeypore Gazette" and the "Indian Messenger," and write now to the "Arya Magazine, and " Patakā".

I am an advocate of Transcendental Psychology and a follower of the Religion of Pure Love.

جانور اچھی طرح رہنے لگے اور ولایت مین پہونچنے کے بعد بڑے بڑے آدمیون کو یہہ جانور دکہلا کر بہت بڑا نفع حاصل کیا اور آخر کو چھہ ہزار روپیہ مین سب کو فروخت کرڈالا اور اپنی عورت کو پندرہ ہزار روپیہ اور ایک مکان دیدیا اور میرا چچا جان صاحب مجھکو ایک جایداد دے مرے تھے کہ جسکی آمدنی تین سو روپیہ سالیانہ تھی اور میرے ایک اور جایداد سے تین سو روپیہ سالیانہ آتا تھا اس آمدنی سے مین سہہ اپنے قبایل کے اچھی طرح زندگی بسر کرتا تھا اور اب مین اپنے گھر پہونچا تو معلوم ہوا کہ جس زمانہ مین کہ مین سیر دریا کے سبب باشیتون کے پنجہ مین اسیر تھا اسیوقت میرا لڑکا مسمی جانی مدرسہ مین تحصیل علوم کیا کرتا تھا اور ہوشیار تہا اور لڑکی مسماۃ بیٹی جان کے بال بچے پیدا ہو چکے تھے اور سوئی کا کام کرکے شکم پری کرتی تھی اور اب میرا مرتبہ اوسط درجہ کا ہے تاہم میری خواہش دلی ہر ایک ملک کے دیکھنے کو راجح ہے ⁘

قطعہ

ملک بیگانی مین پہرا یا وہان سے لوٹ — مرتبہ اوسط کا ادنی سے زیادہ ہی میرا
سیر کرنیکی مجہو خواہش دلمین ابتلک — دیکھنے کا اور ملکون کے ارادہ ہے میرا

قصہ ختم ہوا

پینے سنی اور اوس تیر چلانے سے مطلب یہ تھا کہ ہم تمہارا اشارہ سمجھ گئے
جب مین جہاز کے پاس پہونچا انگریزی جھنڈا دیکھکر بہت بشاش ہوا اور تمام
گائے اور بھیڑ وغیرہ کو اپنی جیب مین ڈالکر اور جو کچھہ کھانے پینے کی چیزین موجود
تہین لیکر اونکے جہاز مین جا بیٹھا اور یہہ جہاز ایک انگریزی سوداگر کا تہا اور ملک
جیپان سے ولایت کو جاتا تہا اوسکے کپتان کا نام جان بڈل صاحب تہا
اونہون نے مجہپر بہت شفقت فرماکر مجہہ سے میرے سفر کا حال دریافت فرمایا مینے
اپنی سرگذشت مختصر بیان کی وہ میری بات کو تمسخر سمجھے جب مینے وہ گائین اور
بھیڑین اپنی جیب مین سے نکالکر اونکو دکھلائین علاوہ برین بادشاہ کی تصویر
اور اونکا بخشا ہوا طلا اور اشرفیان اور جو جو چیز کہ مین لایا تہا تمام اونکو
دکھلائین اور مینے دو تہیلی دو سو مہر کی اونکو دین اور اقرار کیا کہ جب ولایت مین
صحیح وسالم جا پہونچونگا تب آپکی خدمت مین تحفہ کیطور پر ایک گائے اور ایک
بھیڑ پیشکش کرونگا مین تاریخ ۱۳ ماہ اپریل ۱۷۰۲ع کو ولایت مین بخیر وعافیت
جا پہونچا مگر وطن پہونچنے سے پہلے جہاز مین میرا صرف اتنا نقصان ہوا کہ ایک
بھیڑ کو چوہا کھا گیا اور باقی جانورون کو اچھی طرح لے آیا ٭

فرد

وطن کے پاس جب آیا تو کچھہ زیان نہوا مگر دریغ کہ ایک میش موش نے کھائی

اور گائے بھیڑون کو گرنوچ کے کمیت مین چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور وہان یہہ

اور پچاس تہیلی مہرون کی اور ایک اپنی تصویر عطا فرماکر اجازت وطن جانے کی
فرمائی تب مینے لپٹ کر بادشاہ اور بیگم صاحبہ کا ہاتہہ چوم لیا اور رخصت ہوا اور
توشہ سفر کے لئے بہت سے جانورون کا پکا ہوا گوشت اور روٹی اور پانی کشتی
مین رکہہ لیا اور چہہ راس مادہ گاؤ اور دو نر گاؤ اور اتنے ہی بہیڑ اور بہیڑ کے بچے
زندہ اپنی کشتی مین دہر لایا کہ اپنے ملک مین جاکر اونکی پرورش کرونگا اور میرا
دل چاہتا تہا کہ اوس ملک کے بارہ آدمیون کو اپنے وطن لیچلون مگر یہہ خیال پیدا
ہوا کہ شاید بادشاہ اس بات سے ناخوش اور غصہ ہوجاوین اس سبب سے باز رہا

قطعہ

یہہ مینے چاہتہا بارہ وہانکے آدم زاد — مین اپنی جیب مین سب ڈالکر یہان لاؤن
نلایا یون کہ مبادا ہو شاہ کو یہہ خبر — تو قید ہوکے پہر اوس ملک مین چلا جاؤن

تاریخ ۲۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۰۱ع کو چہہ بجے صبح کے وطن کو روانہ ہوا اور جبکہ مین بارہ میل
شمال کیطرف گیا تب ایک چہوٹا سا جزیرہ نظر پڑا اوہان جا اوترا اور کچہہ کہا پیکر سورہا
پہر صبح اوٹہکر کشتی پر سوار ہوکر روانہ ہوا اور میرا ارادہ دین ڈایا مینس لینڈ
کیطرف جانے کا تہا لیکن راہ معلوم نہوئی اخیر کو جب ملک بلیفسکو سے بتیس میل کے
فاصلہ پر پہونچا تو ایک جہاز دکہلائی دیا تو مینے جہازون کی طرف اشارہ کیا لیکن
اونہون نے کچہہ جواب ندیا تب مین بہت محنت اور کوشش سے جہاز کی طرف جانے لگا
جب تہوڑا نزدیک پہونچا تب جہاز کے آدمیون نے مجہے دیکہکر تیر چلائے اور اونکی آواز

یہہ جواب لیکر وہ ایلچی لیلیپٹ کو واپس چلا گیا اور بادشاہ بلیفسکو نے یہہ سب حالات
مجھسے فرمائی اور اگر مین بادشاہ بلیفسکو کی خدمت مین رہتا تو تمام آفت سے
بچتا مگر مجکو بادشاہون اور راجاون اور مصاحبون کا اعتبار نہین اس سبب سے
مینے بادشاہ صاحب کی خدمت مین درخواست کی کہ اگر حکم ہووے تو مین اپنے
گہر واپس چلا جاؤن کہ میری قسمت سے میرے ہاتہ ایک کشتی لگی ہے اور دونون
سلطنت مین اپنے رہنے سے خلش برپا کرنا نہین چاہتا یہہ میری عرض سنکر بادشاہ
صاحب مطلق ناراض نہوئے بلکہ مجکو پوشیدہ معلوم ہوا کہ وہ اور اونکے مصاحب
میرے جانے سے بہت خوش ہوئے تہے اسلئے مین بہی جانے کی کوشش کرنے لگا اور
بادشاہ سلامت بہی میرے جانے کے لئے بہت مدد دینے لگے یہان تک کہ میری
کشتی کا بادبان تیار کرنے کے لئے پانچ سو درزیون کو مقرر فرمایا اور مینے بہت
تکلیف سے باریک رسیون کو بٹکر ایک مضبوط اور موٹا رسا بنا لیا اور بہت تلاش
وجستجو کرنے سے ایک بہاری پتہر دستیاب ہوا اوسکا کشتی کے لئے لنگر بنا لیا
اور تین سو جانور کی چربی لیکر کشتی کے نیچے لگا دی اور بڑے بہاری درخت
کاٹ کر مستول بنائی اور مستول بنانے مین بادشاہی کہاتیون سے مینے بہت
مدد پائی یعنی مینے نقشہ کر دیا اور اونہون نے اوسی موافق بنادی ایک مہینے
کے بعد جبکہ مین اپنے وطن جانے کو تیار ہوا تو بادشاہ صاحب کی خدمت مین رخصت
کی اور بادشاہ سلامت نے معہ بیگم صاحبہ واقربا کے تشریف لاکر مجکو مشرف فرمایا

کا کاغذ دیکر بادشاہ بلیفنکو کی خدمت مین بہجدیا اور ایلچی کو زبانی یہہ فرمایش ہوئی کہ تم بادشاہ بلیفنکو سے یہہ عرض کرنا کہ ہماری بادشاہ سلامت نے اس گران ڈیل آدمی کو اس کی گناہ کی موافق بہت سخت سزا تجویز نفرمائی صرف اندہے کرنے کا ہی حکم فرمایا تہا اور ہنوز انصاف نہوا تہا کہ یہہ فرار ہوکر آگیا ہے اگر دو گمنٹہ مین واپس بہجا ویگا تو اس کا نارڈک خطاب جاتا رہیگا بلکہ نمکحرام تصور کیا جاویگا جب وہان سے قاصد بموجب حکم بادشاہ کے روانہ ہوکر بلیفنکو کی بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ دونو سلطنت کے باہم صلح اور دوستی ہوگئی ہے اور ہمارے بادشاہ کو ایسی امید ہے کہ اس گران ڈیل آدمی کا ہاتہہ اور پانون بند ہوا کر ہمارے پاس بہجوا دین کہ وہان نمکحرامی کی سزا ہو جاویگی بلیفنکو کی بادشاہ نے تین روز صلاح کرنے کے بعد لیلیپٹ کی بادشاہ کو جواب چہٹی کا اس مضمون سے لکہہ بہیجا کہ اگر یہہ تمام جہاز پکڑ کرلے گیا مگر باہم دونو بادشاہی کے صلح کردی ہے اور بہت سے فایدے اس سے حاصل ہوئی ہین ہمکو اسکا باندہکر بہیجنا منظور نہین مگر جو کہ ہماری اور آپکے دلمین اس گران ڈیل آدمی کیطرف کا فکر ہے سو جلدی رفع ہو جاویگا کیونکہ اسکے ہاتہہ ایک بڑی کشتی لگی ہے کہ ادمین بیٹہکر اپنے ملک مین جلدی چلا جاویگا

قطعہ

مہمان چند روز مسافر غریب ہم ۔۔۔ ہم تمکو اس سے کچہ نہین ہونا خطر کی جا

جاویگا ادمین اپنے وطن عنقریب ہم ۔۔۔ دریا مین ایک کشتی ملی ہے اسی بیان

اور سامنے سے ملاح بوسیلہ اوس رسی کے اوس کشتی کو کہینچکر ملک بلبفنکو کیطرف لیجانے
لگے اور جب کنارے پر پہونچے تب دو ہزار ملاحون کے مدد پاکر اور رسی سے کشتی
سیدہی کرنے بعد اوسکی بغور دیکہا تو معلوم کیا کہ زیادہ خراب نہین ہوئی ہے
دس روز مین کشتی کو بہت تکلیف اوٹہاکر بلبفنکو کی بندر پر لے آیا تمام شہر والے
کشتی دیکہکر متعجب ہوئے مینے جہان پناہ عالی شکوہ کیخدمت مین عرض کی کہ
میرے طالع نے یاوری کی کہ یہہ کشتی میرے ہاتہہ لگی اسپر سوار ہوکر اپنے ملک مین
واپس جا سکتا ہون اب یہہ عرض ہے کہ اسکی شکست ریخت کیواسطے ضروریات
عطا ہو جانے کا حکم فرما دیا جاوے اور غریب خانہ جانے کے واسطے حکم
صادر ہو جاوے غرضکہ بادشاہ عادل زمان نے میری سب عرض قبول و منظور
فرمائی ✦

شعر

واسطے ترمیم کشتی کے اجازت ہو گئی اور وطن جانے کی شہ سے مجکو رخصت ہو گئی

مجکو بڑا تعجب تہا کہ بادشاہ لیلیپٹ نے میرے بلبفنکو کے آنے کی خبر پاکر کوئی ایلچی
بادشاہ بلبفنکو کی دربار مین نہین بہیجا مگر مجکو تہوڑے دن بعد پوشیدہ معلوم ہوا
کہ بادشاہ لیلیپٹ نے خیال کیا تہا کہ گران ڈیل آدمی ہماری اجازت سے تہوڑے
دن کے لئے ملک بلبفنکو دیکہنے گیا ہے سو جلد واپس آجاویگا جب بہت دن گذر
گئے تب اونکے دل مین نہ آنے کا شک پیدا ہوا اسلئے بادشاہ نے خزانچی اور ممبران
سے صلاح حد درجہ مشورہ کرکے ایک عزت دار شریف آدمی کو میری تہمت کی شرایط

باب ہشتم

گلیور کو اچھی قسمت کے سبب سے ایک وسیلہ ملک بلفسکو چھوڑنے کا ملنے اور بہت تکلیفین اوٹھانے کے بعد صحیح وسلامت اپنے ملک کے آنے کے بیان مین۔

شروع قصہ

ملک بلفسکو کے پہونچنے کے تین روز بعد مین شمال ومشرق کے کنارہ کیطرف چل رہا تہا تو دیکھا کہ ڈیڑہ میل کے فاصلہ سے سمندر مین ایک کشتی سی اولٹے تیر رہی تھی تب مین اپنا موزہ وجفت پاپوش اوتار کے دوسو گز پانی مین جا کر اوس کشتی کے طرف گیا دیکھا کہ وہ کشتی پانی کے زور شور سے میری طرف آتی ہے تب مجھکو یقیناً معلوم ہوا کہ کشتی ہی مینے خیال کیا کہ ہوا کی سبب سے کسی جہاز سے جدا ہو گئی ہوگی مینے جلدی واپس آنکر بادشاہ سلامت کی خدمت مین عرض کی کہ اگر جہان پناہ میری مدد کے لئے تین ہزار ملاح اور اونکی نایب اور بڑی بڑی بیس جہاز دیوین تو اوسکا لانا ممکن ہے شاہ نے حسب درخواست حکم دیا مین معہ ملاح وغیرہ کی اوس کشتی کیطرف چلا اور ایک موٹی رسی کا سرا اون جہازون سے اور ایک اوس کشتی سے باندہ دیا اور مین تیرتے تیرتے اوس کشتی کو نیچے کیطرف سے جاری کرنے لگا

عرض حال کے ایک سیکرٹری کے پاس بہیجا تاکہ دربار شاہی سے جو کچہہ حکم ہو مجہسے آنکر کہدین
ایک گہنٹہ مین وہ شخص یہہ جواب لائے کہ بادشاہ صاحب نے حکم دیاہے کہ ہم معہ قبایل
اور ارکان سلطنت تشریف لاتے ہین اور پیشوائی کیواسطے ایکنو آگر آوینگے بادشاہ سلامت
معہ قبائل میرے نزدیک تشریف لاکر گہوڑون اور گاڑیون سے اوترے اور مجہکو
دیکہکر ذرا بہی ندرسے بیٹہے زمین پر لیٹ کر جہان پناہ اور بیگم صاحبہ کا ہاتہہ چوم لیا
اور بادشاہ کی خدمت مین عرض کی مین اپنے اقرار کے موافق آپکی خدمت مین
بادشاہ لیلیپٹ سے اجازت لیکر حاضر ہوا ہون اور اسباب کو مخفی رکہے کہ بادشاہ
لیلیپٹ اور میمبران وغیرہ کا ارادہ میری ہتک عزت کا تہا اور مین مفرور ہوکر آیا ہون
بادشاہ بلیفسکو کا میرے ساتہہ بہت خاطر و مہمانداری سے پیش آیا میری قسمت اچہی
نہ تہی کیونکہ یہان کے بادشاہ کے پاس بہی میرے واسطے سامان اور مکان رہنے
کو نہ تہا اور مجہکو یہان بہی اپنے سامان ضروری کے لئے بہت تکلیفین اوٹہانی پڑین
اسبارہ مین اور مین کچہہ حال نہین لکہنا چاہتا کہ اپنی ہتک اور دوسرے کا پردہ
فاش کرنا اور پڑہنے والون کو تکلیف دینا عقل کی بات نہین ۰

شعر

اب سوا اسکے زبان مین میری تقریر نہین ۔ یون قلم کو بہی بیان طاقت تحریر نہین

کہ شبہہ ظلم اونکے دل سے جاتا رہے اور سب رعایا بادشاہ کو عادل سمجھین
دستور ہے کہ جب بادشاہ کوئی بڑا کام کرے اور رعیت اوسکی تعریف کرے تو وہ
اونکے حق مین موجب مضرت ہے کیونکہ بادشاہ عادی ظلم ہوجاویگا اور مین
دربار شاہی کے حالات سے واقف نہ تہا اس سبب سے مجکو تو رحم دل بادشاہ کی کچہہ
معلوم نہ ہوئی بلکہ اوس حاکم کو بڑا سخت سمجہا تہا اور کبھی یون خیال ہوتا تہا کہ جسوقت
حاکم کچہری میرے مقدمہ مین تجویز کرینگے اُسوقت اونکی خدمت مین حاضر رہونگا
مگر اِس حکم کو کم ظرفی سمجہا تہا اور کبھی یہہ ارادہ ہوتا تہا کہ بادشاہ کا حکم جاری نہونے
دون اور تمام ملک اور تمام شہر کو برباد کرڈالون لیکن یہہ بات مینے اچھی نہ سمجھی
کیونکہ بادشاہ نے مجہپر بہت شفقت فرماکر سب سے اونچا خطاب نارڈاکن عطا فرمایا
تہا آخر کو مصمم ارادہ کرلیا کہ حکم ہونے سے تین دن پہلے ملک بلیفسکو کو چلا جاؤنگا اور
اپنے دوست سیکرٹری کو ایک چٹہی روانہ ہونے کے حال کی بلیفسکو کی طرف لکھی جواب
نہ آیا تہا کہ جدہر کیطرف ملک لیلیپٹ کے جہاز اکٹھے ہورہے تھے اودہر کیطرف چلا
ایک سب سے بڑے جہاز مین رسی باندہ کر اور اپنا مال و اسباب رکھکر ملک بلیفسکو
کیطرف کہینچنے لگا اور بلیفسکو کی بندر پر جب پہونچا وہان کے آدمیون نے دور رہنا کہ
وہ مجکو بلیفسکو کی خاص شہر مین پہونچا دیوین ساتہہ کردیے اور جسجگہہ سے
کہ اونہون نے میری ساتہہ اونکو کیا تہا اوس شہر کا نام بہی بلیفسکو تہا جب یہ مقام
روانگی سے دوسو گز فاصلہ پر پہونچا تب مینے اون دونون ہمراہیون کو واسطے

پرورش قبول و منظور نفر ما کر یہہ حکم فرمایا کہ اگر سب میمبران کونسل انکھین پھوڑ
پسند نہین کرتے ہین تو اور سزا دیجاویگی اور خزانچی کہ خراج سلطنت اوسکی تحویل
مین ہے یون کہنے لگا کہ اسکو بھوکا رکھنا چاہئے کہ بھوکا رہنے سے آپ ہی مرجاویگا
اور بدن ہلکا ہو جاویگا تب پانچ یا چہہ ہزار آدمی اسکا گوشت کاٹکر گاڑیون اور
چھکڑون مین لادلادکر دور جنگل مین گاڑدین اور اوسکی ہڈیان جو لوگ کہ زمانہ
آیندہ مین پیدا ہونگے اونکو بطور عجائبات دکھلانے کو حفاظت سے رکھین جاوین
اور سب میمبرون کی یہہ ہی راے تہی مگر تمہاری آنکھین پھوڑڈالنے کا حال
واسطے آگاہی ہر خاص و عام کے کتاب مین درج کردیا تہا صرف بلگام مالک جہاز
کہ بیگم صاحبہ کے حکم سے تمکو مار ڈالنا چاہتا تہا اوسنے یہہ راے ندی تہی اور تین
روز مین تمہارے مکان مین تمہارے دوست سیکرٹری آنکر سناوینگے کہ سلطان
گیتی پناہ اور میمبران کونسل نے بہت پرورش فرماکر تمہارے واسطے آنکھین
پہٹروانے کی سزا تجویز فرمائی ہے اور بیس ڈاکٹر اپنے ساتھہ لاویگا اور تمہاری
آنکھین خوب تیز تیرون سے بند ہوا کر واپس جاویگا اب جسطرح ممکن ہو تم اپنی
زندگی کی حفاظت کرو اور مین جسطرح چھپ کر آیا تہا اوسیطرح جاتا ہون یہہ کہکر
وہ رخصت ہوا مین گوشہ تنہائی مین متفکر بیٹھہ کر سوچنے لگا کہ بادشاہ للیپیٹ
نے ایک قاعدہ جاری کیا تہا کہ جب کسی گناہ گار کیواسطے کوئی سزاے سخت
تجویز ہوتی ہے تو اوسکی اطلاع ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار دیجاتی ہے

اس بات کو لازم ہے کرین سب منظور ہر کام مین آفت سے بچنا ہی ضرور
غرضکہ سب میمبر کونسل یہہ راے سنکر اوس سکرٹری پر بہت ناراض ہوئے تھے اور ملک
جہاز تو پیچ و تاب کہا کر کھڑا ہو کر کونسل مین یون کہنے لگا کہ مین بڑا تعجب مین ہون کہ
سکرٹری نے ایک نمکحرام کے بچانے کے لئے ایسی خراب راے دی بلکہ گران ڈیل نے
جتنا کام کیا سب پر گناہ تہا کہ بیگم صاحبہ کے محل مین آگ لگ گئی تہی اوسنے پیشاب
کر کے بجہا ڈالی اور کسیوقت موقع پاکر اسطریقہ سے تمام محل کو غرقاب کر سکتا ہے اور طاقت
کے سبب سے ہی دشمن کے جہازون کو کہینچ لایا اگر غصہ ہو جاوے تو واپس پہونچا سکتا ہے
اور یہہ انڈے توڑنے والے کی طرح باغی اور کافر اور بدنیت ہے پس ایسے شخص
کافر کا مار ڈالنا ضروریات سے ہے ؛

فرد

یہہ کفر ایسی بلا ہے بحکم خاص خدا جہان ملے وہین کافر کو قتل کرتے ہین

اور خزانچی نے بہی یہہ ہی راے دی اور کہا کہ آمدنی سے زیادہ اسکی پرورش
مین روپیہ صرف ہو گیا اگر یہہ ہی حال رہا تو چند روز مین خزانہ خالی ہو جاویگا
سکرٹری کی راے سے کچھہ فایدہ سرکار نظر نہین پڑتا بلکہ بہت نقصان عاید ہو گا خیال
کرنا چاہئے کہ نا بینا چڑیا کی خوراک بہ نسبت بینا کے زیادہ ہوتی ہے اوسی طرح اس
گران ڈیل آدمی کا بہی حال ہو گا سو یہہ دلیل اونکی میمبران کونسل نے پسند کی بلکہ
اونکا مصمم ارادہ ہے کہ تمکو جان سے مار ڈالین لیکن حضور نے قتل کرانا از راہ

سپاہی لیکر زہر دار تیرون سے تمہارا ہاتہ اور مونہہ باندہ ڈالین اور بعض بعض
تمہارے نوکرون کو پوشیدہ حکم دیا جاوے کہ تمہارے کرتہ اور چادر پر زہر دار
رس بہا دین کہ جس سے تم اپنی جسم کا گوشت نوچ نوچ کر پہینکیدو اور بہت تکلیف سے
مر جاؤ مگر بادشاہ نے تمہاری زندگی کے لئے خواص چیلون کے داروغہ کو اپنی طرف
راغب کر لیا تہا اور ریلڈرسیل کہ خاص پوشیدہ سیکرٹری اور تمہارا قدیمی دوست
تہا فرمایا کہ تم بہی اپنی راے اس گران ڈیل آدمی کے مقدمہ مین دو غرضکہ اونکی
راے تمہاری واسطے بہت اچہی تہی اونہون نے اپنی راے مین لکہا کہ گلیور کا
قصور تو بہت بڑا ہے مگر مظلومون پر رحم کرنا بہی اخلاق بادشاہون مین سے ہے
اور یہہ بہی لکہا کہ گلیور نے راج مین بہت فایدے کے کام کیے ہین اور اب بہی
رحم دل ہین جان سے اوسکو مروانا نہ چاہیے اور اوسکی دونو آنکہین پہڑوا ڈالنی
چاہئین اس طریقہ سے انصاف ہو جاویگا اور دنیا مین بادشاہ اور مصاحبون
کی رحم دلی کی شہرت ہو جاویگی اور آنکہین جانے سے طاقت جسمانی کم نہین ہوتی بلکہ
اوسکی جیتے رہنے سے بہت فایدے راج مین پہونچینگے کیونکہ اندہے ہونے سے
بموجب حکم کے زیادہ بہادری کا کام کریگا اور کوئی آفت اوسکو ندکہائی دیگی
اپنے کام مین مصروف رہیگا خیال کرنا چاہیے کہ گلیور جسوقت بلیفسکو کی جہازون
کو پکڑ لایا آنکہون کے سبب سے دیکہہ بہال کر چلتا تہا کہ مجہپر کوئی آفت نہ آجاوے

فرد

یست ونابود کر ڈالی تب فلیس ٹرن نے نمک حرام آدمیون کے موافق حضور سے یون
عرض کی کہ مجھ سے ایسا کام نہین ہوسکتا کہ بلا وجہ ایک بیگناہ آدمی قتل کرون ۔
وجہ سوم جبکہ بلبینکو کی بادشاہ کے بھیجے ہوئے ایلچی لیلیپٹ مین صلح کرنے کو
آئے تب گران ڈیل آدمی نے باوجود آگاہ اور واقف ہونے کے کہ یہ ایلچی اوس
بادشاہ کے ہین کہ جس سے لیلیپٹ کے بادشاہ کی لڑائی ہو رہی ہے اونکو مدد دی
اور تسلی کی ۔ وجہ چہارم اُس فلیس ٹرن کا فرض رعایا کی برابر ہی کیون کہ وہ
یہان پرورش پاتا ہے مگر نمک حرام ہے کہ اوسنے بادشاہ بلبینکو کے پاس جانے
کے واسطے ہمارے بادشاہ صاحب کیخدمت مین عرض کی اور صرف زبانی حکم ہوتے ہی
سلطنت لیلیپٹ کی خلاف بادشاہ بلبینکو کو مدد اور تسلی دینے کیواسطے جانے کو
تیار ہوا اور اور وجوہات مجرمی جو ہین اُن سب سے اِن چارون وجہون کو
الزام سخت لکہا تہا اور تمہارے واسطے جو دربار مین دلایل اتہام کہ جو تمہارے
موجب بربادی تہین طرح طرح کی ہوئین تہین اوسوقت بادشاہ صاحب نے
تمہارے اوپر بہت مہربانی ظاہر کی یہان تک کہ جو کچہہ تمنے راج مین فایدہ کا کام
کیا تہا اوس تمہاری حسن و کارگذاری کو زبان مبارک پر کونسل مین لے آئے بلکہ
تمہارے گناہ کے مقدمہ کو بہت خفیف کر دیا اور خزانچی اور مالک جہاز اور بخشی فوج
اور میمبران کونسل کی یہہ رائے تہی کہ اس گران ڈیل آدمی کو اسطرح سے مار ڈالنا
چاہیے کہ جس سے اسکو بہت ایذا پہونچے اور بخشی فوج بہی بیس ہزار جنگ آزمودہ

خواص چیلہ شاہی اور مسمی بیل مف خاص حاکم ملک نے تمہارے واسطے چند وجوہات مجرمی بسبب بغاوت سلطنت پیش کی ہین یہہ بات سنتے ہی خوف زدہ ہوا تہا مگر مجہکو معلوم تہا کہ مین بیگناہ ہون رہا ہو جاونگا اور چند دلائیل قاطع اپنے بقصوری مین لاکر اوسکو لاجواب کیا وہ مجکو چپ رہنے کے واسطے کہکر خود گویا ہوئی کہ تمنے مجہپر بہت مہربانی اور شفقت کی اس لئے تمہارا شکر گذار ہون اور نقل حکم اخیر کہ جو تمہارے خلاف مین اونہون نے تجویز کی ہی لے آیا ہون وجہ اول کالن ڈفر یلون بادشاہ کے عملی نے ایک قانون بنایا تہا کہ محل مین جو کوئی خراب کام کریگا اوسکو سزا ملے گی اور گران ڈیل آدمی نے قانون کے خلاف بیگم صاحبہ معظمہ کے محل مین آگ پیشاب سے بجہائی ۔

اشعار

آگ قصر شاہ مین ایکدن لگی ⁂ قصر سب جلنے لگا بجہتی نہ تہی

پانی لانے کا جو کچہہ موقع نہ تہا ⁂ دی وہین پیشاب سے اسنے بجہا

عالمون کا وہان کا یہہ قانون تہا ⁂ جو گنہ کرتا اسے ملتی سزا

یہہ گنہ جب وس سے صادر ہو گیا ⁂ ہو گیا وہ یون سزاوار سزا

وجہہ دوم اس گران ڈیل آدمی کو کئی دفعہ بلیفسکو کے راجہ کے جہازون کو لیلیپٹ کے بندر پر لے آنے کے بعد جبکہ حضور پرنور سے حکم صادر ہوا کہ اس ملک کی باقی جہازون کو جلد لے آو اور اوس سلطنت کو بہی ہماری درالملاقات کے نیچے لگا دے اور جو شخص کہ بڑی کناری کیطرف سے انڈے توڑتے ہین اون سب کو

آدمی کہ جسپر جہان پناہ ناراض اور خفا ہوئے تھے اور اُسنے مجھہ سے بہت فایدا اٹھایا
تھا ایک روز رات کیوقت پوشیدہ میرے گھر آکر بغیر ظاہر کرنے اپنے نام کے مجھہ سے
ملاقات کرنا چاہا مینے اوس بڑے آدمی کو معہ اوسکی گاڈی کے اپنی جیب مین ڈالکر اپنے
خدمت گارون سے بہانہ علالت طبیعت کر کر یہہ ظاہر کیا کہ مین سونے کو آیا ہون اور
اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے اوسکو معہ اوسکی گاڈی کے اپنی میز پر رکھکر اپنی کرسی
اوسکے پاس رکھکر بیٹھہ گیا بعد سلام و بندگی کے اور رسومات مہمانداری و مزاج پرسی
کے میری نظر جب اوسپر پڑی تو اوسکو اوداس پایا تو سبب ملال خاطر دریافت کیا اوہون
نے فرمایا کہ تم یہہ بیان بگوش ہوش سنو کیونکہ یہہ حکایت تمہاری عزت اور زندگی
کے بارہ مین ہے پہر اوہون نے یہہ کہنا شروع کیا کہ تمکو آگاہ اور واقف کرتا ہون
کہ تمہارے واسطے بادشاہ نے بہت دفعہ خفیہ اجلاس بڑی شان و شوکت و تجمل
سے فرمایا دو روز گذرے کہ حضور نے حسب دلخواہ اپنی تجویز تمہاری سزا کے
واسطے کر چکے اور جیسے تم اس ملک مین آئے تب سے مسمی اسکائی رشیں بگلام جہاز
کا مالک تمہارا جانی دشمن ہو رہا ہے سبب اسکا مجکو معلوم نہین مگر اتنا واقف ہون
کہ جس روز سے تم بلیفسکو کی جہاز پکڑ کر لیلیپٹ مین لے آئے تھے تب سے وہ اور بہی
دشمنی زیادہ کرنے لگا کیونکہ اوسکی شان و شوکت اور بہادری اور پہلوانی بہت گھٹ
گئی اور فلیم نپ جو کہ خزانچی ہی اپنی بی بی کے مقدمہ مین تمسے عداوت دلی رکھتا ہے
کہ جس سے سب آگاہ ہین مگر وہ شخص مالک جہاز اور مسمی لمتاک بخشی فوج اور لیلیکان

باب ہفتم

گلیور کو سلطان لی بادشاہ لیلیپٹ اور ممبران کا دربارہ متہم ملزم کرنے اپنی مین ظاہر ہوا سے آگے اور وہان سے فرار ہو کر ملک بلیفسکو چلے جانے اور وہان کے بادشاہ کی مہمان نوازی کے بیان مین ❖

شروع قصہ

ملک لیلیپٹ سے جانے کے پہلے اُس بات کا بیان کرنا لازم آیا کہ جو میرے واسطے شاہ اور اراکین سلطنت پوشیدہ تجویز کرتے تہے اور مین اوس سے ناواقف تہا کیونکہ مینے ہمیشہ حالت مفلسی مین اپنی اوقات بسر کی تہی اور کبہی کسی جگہہ بادشاہ یا راجہ کے دربار مین میرا بار نہوا تہا پہر کیونکر واقف و آگاہ ہوتا لیکن مینے حال راست و دروغ اکثر بادشاہون و راجاؤن کا پڑہا تہا اور زبانی بہی سنا تہا اور نیز جو مینے دور دور ملکون کی سیاحت کی تہی اور معلوم کیا تہا کہ ہر ملک مین اگرچہ کار سلطنت بموجب قانون ہوا کرتا تہا اور احیاناً کسی کام مین خلاف قانون بہی وجہ رعایت اہلکار رعایت ہو جاتے تہے اسطرح اس ملک مین بہی وہی حال مینے دیکہا یعنی یہان کے اہالی کا سلطنت کے ہر کام مین مدار قانون پر تہا لیکن کسی کسی بات مین رعایت بہی کیجاتی تہی جبکہ مین بلیفسکو کے بادشاہ کی خدمت مین جانے کو تیار تہا اُسوقت دربار کا ایک عزت دار

خزانچی کی بی بی تہی اور خزانچی صاحب نے چند بد معاشون کی زبانی یون سنا تہا کہ ہماری بی بی اِس گران ڈیل آدمی کے پاس رات کے وقت پوشیدہ آتی جاتی ہے تب اوکی عقل ناقص مین یون سمایا کہ شاید ہم صحبت ہوتے ہونگے خدای دانای نہان وآشکار کی قسم کہا کر لکہتا ہون کہ جو باتین خزانچی صاحب کی دلمین سمائی ہوئین تہین محض جہوٹی تہین اور یہہ عورت اکثر دن مین میرے پاس ہمراہ اپنی ہمشیرہ اور چہوٹی لڑکی اور خادمون کے بظاہر آتی جاتی تہی جیسے کہ اور بڑی بڑی خاندان کی عورتین میرے پاس آیا جایا کرتی تہین مگر اِس شبہ سے وہ ناقص العقل ایک مدت تک اوس سے رو گران اور ناخوش رہا جبکہ مینے بہت سی وجوہات سے اونکا شک اچہی طرح رفع کر دیا تب خزانچی صاحب اپنی بی بی سے تو راضی ہوگئے اور میرا اعتبار اپنے دل سے دور کر دیا اور راست و دروغ عرض کر کر مجہکو بادشاہ کی نظرون سے بہی گرادیا کہ وے بہی ناخوش ہوگئے اور بادشاہ کے دلمین خزانچی کی اتنی جگہہ تہی کہ اوسکی بات خواہ راست ہو یا دروغ قبول ہو جاتی تہی

ابیات

ایک خزانہ دار وہی تہا وہان — اپنی جورو کیطرف سے بدگمان
اوسنے جو ملزم بنایا تہا مجہے — شہ کی نظرون سے گرایا تہا مجہے

واسطے محل شاہی سے کرسیان منگوا کر رکھین تین کہ شاہ گیتی پناہ عالی جاہ نے
معہ سب مصاحبون کے مجھہ بوریا نشین کو قدوم میمنت لزوم سے ممتاز و سرفراز فرمایا
کمترین نے بعد ادا کرنے رسوم مہمانداری کے اونکی کرسیان اپنی مینر پر رکھکر اونکو
اون کرسیون پر اپنے مقابل بٹھایا اور مین اپنی کرسیون کے نیچے ڈالکر بیٹھہ گیا
اور مسمی فلیم نلیپ مہتمم خانہ شاہی ہمرکاب بادشاہ سلامت تہے مینے دیکھا خزانچی
صاحب مجھپر خفا ہین مینے اسبات پر خیال نہ کیا ادن ادمیون کے ساتھہ عادت
معہودہ سے زیادہ کھانا کھایا کہ میرے ملک کے عزت زیادہ ہوگی اور متعجب ہونگے
اور خزانچی صاحب مجھہ سے ہمیشہ دلی دشمنی رکھتے تھے مگر بظاہر حبیب و دوست
بنا ہوا تہا لیکن مین اوس سے ایمن نہ تہا ۰

شعر

بر تواضع ہائی دشمن تکیہ کردن ابلہیست پائی بوسِ سیل ز پا افگند دیوار را

اور یہہ بہی مین خوب جانتا ہون کہ خزانچی صاحب ہمرکاب بادشاہ جہان کے میرے
ہی نقصان کے لئے یہان تشریف لائے ہین غرضکہ اپنی بدی سے باز نہ آئے
اور بادشاہ کے حضور مین یہہ بات زبان پر لائے کہ خزانہ عامرہ مین سے قریب پندرہ
لاکہہ اشرفیون اسکی خوراک وغیرہ مین صرف ہوئے ہین اور بہت کچہہ قرض لیکر
اسکے خرچ مین لایا ہون ابجسطرح ممکن ہو اسکو رخصت کیجیے اور اب دس عورتیکا
عفیفہ کا حال کہ جسکے سبب سے مین مہتمم مطعون تہا بیان کرتا ہون کہ یہہ ماہر دادس

شعر

کہ بادشاہ ضعیفون کی تھا خبر لیتا ‌ ‌ ‌ ‌ کدا گہی کو وہان کوئی جانتا بہی نہ تھا

اب مین اپنا حال معہ خادمون اپنے کے کہ اس ملک مین نو مہینے اور تیرہ یوم تمام پڑہنے
والون کے خوشی کے لئے اوسکا بیان کرنا مناسب سمجہتا ہون بیان پر جو مجہے اتفاق قیام
تہا مین اسباب سے ضروریات کے لئے ہمیشہ ملول خاطر رہتا تہا اس سبب سے جو کہ راج
کے باغون مین بڑے بڑے درخت تہے اونکو کاٹ کر اپنے آرام کے لئے ایک میز اور
کرسی بنائی اور میز کرتہ اور بستر خوب مضبوط اور موٹی چادر اور ضروری کپڑہ
وغیرہ سینے کے لئے دو سو خیاط اور پوشاک وغیرہ تیار کرنے کے لئے تین سو درزی
اور کہانا پکانے کے لئے تین سو باورچی راج سے ہمیشہ میرے تعینات تہے اور اوس
ملک کے آدمیون کا ایک پیالہ گوشت کہ میرا ایک لقمہ ہوتا تہا اور ایک پیالہ پانی میرا
ایک جرعہ تہا اور وہان کی بہیڑ کا گوشت میری ملک کے بہیڑون کے گوشت سے کچہ
بدمزہ اور بدذائقہ تہا مگر اور جانورون کا گوشت نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ تہا اور
راج ہنس اور پیرو کی گوشت کا میرا ایک لقمہ تہا لیکن مزیدار اور مرغوب طبع تہا
ایک روز خداوند نعمت عالی شکوہ والی لیلیپٹ نے میری خورد و نوش کی گفتگو
سنکر میرے پاس حکم بہیجا کہ ہم معہ بیگمون اور شاہزادہ اور شاہزادیون کے تمہارے
ساتہہ کہانا نوش فرماوینگے غرض کہ وہ سب صاحب میرے غریب خانہ پر رونق افروز
ہوئے کہ اس احقر نے سب سامان مہمانداری بہت شایستہ مہیا کر لیتا تہا ملکہ تشریف فرمانیکے

بیت

یہی ہے آدمی زادون کی عادت مالوف   کہ ملتے جب ہین بہت دکھ لیکے بعد رہتے ہین

اور اوسط درجہ کی مرتبہ کی لڑکیون کو مدرسون مین ہر طرح کا کام کاج سکھلایا جاتا
تہا کہ جس سے وہ کسیکی محتاج نرہین متوسط الحال لوگ لڑکا لڑکی کو علم سکھلانے
کے لئے سواے سالیانہ خرچ کی ہر ایک مہینے کی آمدنی مین سے کچھہ مدرسہ مین داخل
کیا کرتے اسطرح وہان کے قانون سے گہر گرستیون کا خرچ قانون کے بموجب بندھا
ہوا تہا کیونکہ لیلیپٹ والے خیال کرتے تہے کہ صرف روٹی کھانے اور کپڑا پہنے مین
تمام آمدنی خرچ نہین کرنا چاہئے اور راج کے ہی اوپر لڑکا لڑکیون کا علم سکھلانے کا
خرچ نہین ڈالنا چاہیے اور عالی خاندان کے آدمی اپنے حال و مرتبہ کے موافق لڑکا
لڑکیون کی علم سکھلانے کے لئے یکمشت روپیہ کثیر مدرسون مین دیا کرتے تہے اور
مالک مدرسہ روپیہ جمع شدہ مین سے موافق کاربان بچون کے خوراک ادر اور
ضروریات مدرسکے صرف کیا کرتے تہے اور دہقان آدمی جو پٹریون کے رہنے
والے اور مزدور لوگ اپنے لڑکا لڑکیون کو گہرون مین رکھتے تہے اون لوگون کا
کام صرف کاشتکاری اور زراعت کا تہا اسواسطے اونکے لڑکون اور لڑکیون
کو علم سکھلانے سے کسیکو کچھہ فایدہ نہین پہونچتا تہا اور جو کہ بیمار اور ضعیف ہوتے
اونکا علاج معالجہ اور کھانے پینے کی خبر گیری شفاخانہ سرکاری سے پوری پوری
ہوتی کیونکہ گداگری کو اوس ملک مین کوئی نہین جانتا تہا ۔

اونکو پندرہ برس تک علم سکھلایا جاتا تا لڑکیون کے مدرسون مین لڑکون کی مدرسون
کے موافق علم سکھلایا جاتا علاوہ برین عورتین ملازم اون لڑکیون کوا دستاد اور نایب
مدرس کے سامنے پانچ برس کی عمر تک کپڑا پہنایا کرتی تہین اگر اون ملازم عورتون
مین سے کسی لڑکی کو ہیبت ناک یا بیفایدہ قصہ کھانی زبانی سناتین یا فعل بد سکھلاتین
تو خبر ہونے کیوقت اونکو یہہ سزا ہوتی کہ شہر کی بعض بعض جگہہ پر کرتین دفعہ تازیانہ
لگائے جاتے اور ایک سال تک ناموز جیلخانہ رہتین اور بعد منقضی ہونے میعاد قید
کے حدود آبادی سے ویرانہ کیطرف نکال دیجاتی تہین اور جوان عورتین پڑہنے والی
ان افعال بد سے عبرت کرتی تہین ویسی ہی وہان کے مرد بہی اس کار بد سے حقارت
کرتے تے اور وہ عورتین سوائے صفائی اور امتیاز اور شایستگی کے اپنے واسطے
زیور پسند نہین کرتی تہین اور مرد اور عورتون کو علم سکھلانے کا ایک طریقہ تہا صرف
ورزش کہ جس سے طاقت بہرتی نہین سکھلائی جاتی تہی مگر خانہ داری کا کام بہت
اچہی طرح سے سکھلایا جاتا تہا اور اوس ملک والون کا مقولہ یہہ تہا کہ جو عقلمند اور
شریف خاندان کی عورتین ہین اونکو اپنی خاوند کی مرضی پر رہنا چاہیے کیونکہ
ہمیشہ جوانی نہین رہتی ہے جبکہ لڑکیان بارہ سال کی ہوتین جب اونکی شادی
کیجاتی اور اونکے ماباپ مدرسون مین سے اپنی اپنے گہر لیجاتی اور استاد کی ازحد
شکرگذار ہوتی اور لڑکیان اوسوقت جوش محبت سے اوستادون کے سامنے
رو پڑا کرتی تہین ❖

ساده تہی اور اونکو عزت انصاف بہادری مہربانی دہرم اور اپنے ملک کو پسند کرنا
سکہلایا جاتا تہا اور سواے اونکے کہانے پینے کیوقت اونکو ہمیشہ کام مین مشغول
رکہا جاتا اور اونکو تہوڑا سا وقت کہانے پینے کے واسطے دیا جاتا تہا اور دو گہنٹہ
کہیل کود کے لئے ملتے تہے چار برس کی عمر تک اونکو خدمتگار کپڑا اپنا دیا کرتا تہا بعد اوسکے
جو کوئی جس خاندان کا ہوتا حسب مرتبہ ولیاقت اپنے کے خود پوشاک پہن لیتا تہا اور
بہر یا عورتین کہ عمر اونکی تخمیناً ۵۰ سال کی ہوتی مدرسون مین جاروب کشی و خدمتگاری
کے لئے مقرر تہین مگر بال بچہ نوکر چاکرون سے بات چیت تک نہین کرنے پاتی لیکن
دس دس لڑکے ملکر استاد یا نائب مدرس کے سامنے کہیل کود کیا کرتے تہے اور
استاد اور نائب اپنے روبرو اس سبب سے کہیلنے دیتے کہ وہ دلمین خیال گناہ
اور موقع بدمعاشی کا نہ پاسکین اور مالک مدرسہ کی اجازت سے بال بچون کے
والدین کو ایک برس مین دو دفعہ صرف ایک گہنٹہ کے لئے اپنے بال بچون سے
ملنے کو مدرسون مین جانے دیتے اور قبل از ملنے کے ایک دفعہ جانے کے وقت اکثر مرتبہ
پیار کرنے پاتے مگر اوسیوقت مین ہمیشہ ایک استاد لڑکون کے پاس موجود رہتا
اور اونکے والدین کو آہستہ آہستہ اور بالفت اور پیار کی بات نکرنے دیتا اور
کہلونا یا قسم شیرینی سے کوئی چیز بچون کو نہ دینے دیتے ہر ایک عیال دار سے
اونکی تعلیم و خور و نوش کیواسطے خرچ لیا جاتا تہا اور اصراف آدمی یعنی تاجر و دکاندار
اور دستکارون کے لڑکے کے مدرسون مین اوسی طریقہ سے پڑہائی ہوتی تہی اور

اور لکڑی کو اولانگ کر یا اوسکی نیچے سے چستی اور چالاکی سے نکل جاوے اُسکو
بڑا عہدہ سرکار سے عطا ہوا اور عزت اور توقیر کیجاوے اور نکمرامی کو وہان کے
باشندے بڑا گناہ تصور کرتے تھے بلکہ تمام ملکون مین بھی یہہ ہی سشتہ جاری تہا
کیونکہ وہ لوگ سمجھتے ہین جو شخص کہ خود مطلب ہین وہ تمام آدمی کے دشمن ہوا کرتے ہین اونکا
جینا کوئی نہین چاہتا اور وہان کے باشندونکی ماباپ کے ذمہ تعلیم و تربیت اولاد
واجب تھی بلکہ یہہ تعلیم و تربیت بادشاہ کیطرف سے ہوتی تھی اور اطفال نوخیز کے واسطے
تعلیم گاہ مقرر تھی کہ وہ وہان پرورش اور تعلیم پاتے غریب غربا اور کمینہ لوگونکو اس
امر کے مجاز نہ تھے کہ اپنی اولاد کو مدرسہ مین بھیجین علاوہ اونکے اورونکو بال بچے
بیس مہینے تک مدرسون مین تحصیل علوم کیا کرتے اس عرصہ مین وہ بچے تھوڑا سا علم
حاصل کر لیتے اور یہان کے مدرسون مین کئی طرح کا علم سکہایا جاتا تہا مگر یہہ دستور
تہا کہ بادشاہ زادون اور امیرزادون کو اور طریق سے تعلیم کرتے تھے اور جو شرفا
زادے غریب تھے اونکو اور طریق سے تعلیم دیجاتی تھی الغرض تعلیم بحفظ مراتب ہوتی
تھی اور سوا اسکے بچون کی لیاقت اور آرادہ پر بھی حسب منشا اونکے علم سکہلایا
کرتے تھے اول مین مردون کے مدرسون کا حال لکہکر بعد مین عورتون کے مدرسہ کا
کا حال لکہونگا عزت دار اور سردارون کے لڑکون کے مدرسہ مین بڑے دانا
اور ہوشیار اور عالم اور فاضل اور سنجیدہ مزاج کے مدرس اور اونکے نائب بھی
ویسی ہی لیاقت کی تعلیم علم کیواسطے معین تھے اور لڑکون کی پوشاک اور خورد نوش

بائین ہاتہہ مین ایک تلوار میان کی ہوئی رہتی تھی تاکہ ظاہر ہو کہ اوسکی شجاعت سے سخاوت
زیادہ ہے اور اوس ملک کے باشندے لیاقت سے نیک چال چلن کو پسند کرتے ہین
کیونکہ تمام آدمیون کو سرکاری کاروبار مین نیک چال چلن کی زیادہ ضرورت ہوا
کرتی ہے لیلیپٹ کے رہنے والے خیال کیا کرتے ہین کہ آدمی تہوڑی سی ہوشیاری رکہنے
سے راج کا کام انجام دیسکتا ہے اور خداوند تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ راج کا کاروبار
ہر انسان کرسکتا ہے اسقدر مشکل نہین کہ یہہ کام کسی خاص آدمی پر منحصر رکہا جاوے
لیکن جب وہ جانتے ہین جبکہ انسان تحریر کرے تو صدق دلی درانصاف اور قانون کے موافق کام کرنا
آدمی کے اختیار مین ہے علاوہ اسکے کہ جہان علم کی ضرورت ہو بغیر تعلیم علم کے ملک کا انتظام نہین ہوسکتا
ہے اور خیال کرتے ہین کہ جنکا نیک چال چلن نہین ہے اور لیاقت زیادہ رکھتے ہین انکو راج کا کام
دینے سے بہت نقصان ہوتا ہے اور جنکا کہ اچہا چال چلن ہے اور لیاقت تہوڑی
ہے اونکو راج مین سرفراز کرنے سے نقصان نہین ہوتا اور جو شخص کہ پرمیشر
کو نہین مانتے ہین اونکو راج سے کام نہین ملتا ہے کیونکہ لیلیپٹ والے خیال کرتے
ہین کہ خدا کے نائب بادشاہ ہوتے ہین اس سبب سے جو شخص کہ کریم کارساز کو نہین
مانتا ہے پس کافر کو راج مین ملازم رکھنا مناسب نہین اور یہہ قانون کی باتین
جو مینے بیان کین اور آگے بیان کرونگا میرا مطلب اوس سے قدیمی قانون کے
بیان کرنے کا ہے اور جو قانون حال کہ بگڑا ہوا ہے اسکا مطلق بیان نہین کرونگا
اور یہہ قانون اس بادشاہ کے دادا نے جاری کیا تہا کہ جو شخص کہ رسی پر رقص کرے

خوب یاد ہے جبکہ ایک گنہگار اپنی ملک کی والہ کا روپیہ لیکر فرار ہوگیا تب اوسکے بچاؤ
کے لئے مینے بادشاہ صاحب کیخدمت مین عرض کی اگرچہ اوسنے بے ایمانی کی مگر معاف
فرمائے۔ **مصرعہ** کہ مستحق کرامات گناہ گار انند
مگر بادشاہ سلامت نے فرمایا کہ تمہاری سعی اسبارہ مین ایسی ہے کہ گویا اوسکی
گناہ کی کمند اپنے گلے مین ڈالنی ہے یہ سنکر مین چپ چاپ ہو رہا اور دلمین بڑا پشیمان
ہوا صرف اتنی عرض اور کی کہ ہر ایک ملک کا لباس اور طریقہ جدا جدا ہوتا ہے
ہم لوگ عفو گناہ اور سزا دینے کو راج کی دو جز سمجھتے ہین اور یہ بات سوائے
ملک لیلیپٹ کی اور کہین نہین ہے اور جو شخص کہ چہ برس اور ایک مہینے اوس ملک
قانون کے موافق کام کرکے اپنی حسن کارگذاری ثابت کرے تو موافق اپنے
رتبہ کے منصب پاتا ہی اور سوائے مواجب مقررہ کے انعام بھی ملتا ہے اور قانون
دان کو سوائے انعامات وغیرہ کی خطاب بھی ملتا ہی لیکن وہ خطاب نسلاً بعد نسل
نہین ہوتا اور مینے لیلیپٹ کی باشندون سے کہا کہ ہماری قانون مین یہ بات
ہے کہ جو کوئی خلاف قانون چلتے ہین اونکو حسب قانون سزا ملتی ہی لیکن وہ
لوگ یہ میری باتین محض غلط سمجھتی تہی اور اوس ملک مین ایک انصاف کی تصویر
جو کہ قانون کی کچہری مین رکہی جاتی تہی اوس کی چہ آنکھین ایسی تہین کہ دو سامنے
اور دو پیچھے اور ایک ایک دونو بازون مین کہ چارون طرف بخوبی دیکھ سکتے تہے
اور اوسکے دائین ہاتھ مین ایک کہولی مینے کے تہلی سونے سے بہری رہتی تہی اور

طرح کا ہے اگر میرے ملک کے خلاف نہوتا تو مین کچھہ قانون کے بارے مین کوشش
کرتا کہ بیان کا کام ٹہیک بموجب قانون کے ہوا کرے اول دفعہ قانون کی جو مین بیان
کرونگا وہ وقایع نویس کی حالات مین ہے اگر سلطنت کے خلاف کوئی گناہ کرے
تو اوسکو بہت سخت سزا ملتی تہی اگر مظلوم اپنے بیقصوری ثابت کرسکے تو ظالم اوسوقت قتل
کیا جاتا تہا اور اوسکی جایداد منقولہ وغیر منقولہ فروخت کرا وس مظلوم کو دیجاتی تہی تکلیفات
جیلخانہ کے اوٹہانی اور وقت ضایع ہونے کے اور مال کی جو وکلا کو دیتے ہین عبث
صرف ہونیکے عوض مین اور اگر مقتول کے روپیہ مین کمی ہوتی تو راج کے خزانہ سے
دیا جاتا علاوہ برین دربار شاہی اوس ناکردہ گناہ کو اور کچھہ روپیہ بصیغہ پرورش
عطا ہوتا اور تمام شہرون مین اوسکی بیقصوری بصیغہ گزٹ یعنی اخبار کے ہر خاص
و عام پر ظاہر کردی جاتی تہی اور وہ لوگ دغابازی کو بہ نسبت چوری کے زیادہ
گناہ سمجہتے تہے اسواسطے اکثر اوس گناہ کی سزا قتل ہوتی تہی کیونکہ اونکا مقولہ ہے
کہ ہوشیاری نگہبانی کرنے سے ایک آدمی اپنی چیزون کو چور کے ہاتہہ سے بچا سکتا ہے
لیکن جو آدمی اپنی عقل کو فریب اور دغابازی مین صرف کرتا ہے وہ بے ایمانی سے
بچ نہین سکتا اور ایمانداری ایسی چیز ہے کہ اوس لین دین آدمی کا بلکہ سب
معاملات درستی کے ساتہہ ہوتے ہین ورنہ خراب ہوجاتے ہین اور جسجگہہ کہ دغابازیان
ہوتی ہین اور ساز روے قانون دغاباز کو سزا نہین ہوتی ایماندار سوداگرون
کو ہمیشہ زیان ہوتا ہے اور دغاباز مالدار اور سودمند ہوگئے ہین مجہکو اسوقت کی تو

طرح دیکھہ سکتے تھے ان لوگون کی طاقت بصارت بہت تیز تھی لیکن نگاہ پھیلاؤ دور تک نہ تھا طاقت بصارت نزدیک دیکھنے مین تو اسقدر تیز تھی کہ جس سے ایکدفعہ مین متعجب ہوا تھا کہ باورچی ایک چھوٹی مکھی کے موافق لوہ کو کھینچ رہا تھا اور چھوٹی سی لڑکی ریشمی کام کر رہی تھی مگر نہ تو ریشم کا تار اور نہ اوسکی سوئی نظر آتی تھی صرف تانے بانے سے معلوم ہوتا تھا کہ ریشم سے کچھہ سی رہی ہے اور وہان کے سب سے بڑے درخت قریب سات فیٹ کے اونچے اور جو کہ بادشاہ کے باغیچہ مین اوگ رہے تھے جبکہ مین اپنا ہاتھہ اونچا کرتا تھا تو میرا ہاتھہ شاخ پر پہونچ جاتا تھا۔ اب مین یہان اُنکے علم کا تھوڑا سا بیان کرتا ہون کہ جسکا چرچا بہت پورانے زمانہ سے اب تک اوس ملک مین ہو رہا ہے مگر اونکے لکھنے کا طریقہ عجب انداز کا تھا کہ بائین طرف سے دائین ہاتھہ کے طرف لکھتے تھے جیساکہ ولایت کی عورتون کے لکھنے کا طریقہ ایک کونہ سے دوسرے کونہ تک جاری ہے اور ایسا نہ تھا کہ جیسے دائین طرف سے بائین طرف کو عربی اور فارسی والے لکھتے ہین او یہ ملک چین کے رہنے والے اوپر سے نیچے تک لکھتے ہین اور وہان کے مردونکو سر نگو گاڑتے ہین کیونکہ وہان کے رہنے والون کا یہہ قول ہے کہ گیارہ ہزار مہینے بعد یہہ مردے پھر زندہ ہو جاوینگے اور زمین کا گولا چپٹا تصور کرتے ہین کہ جسوقت دنیا اولٹ جاویگی تب تمام مردے کھڑے ہو جاوینگے اور وہان کے علما اس بات کو جھوٹ خیال کرتے تھے اور ناخواندہ و جاہل اس بات پر اعتقاد رکھتے تھے اور اس پادشاہی مین قانون اور لباس عجب

باب ششم

للیپٹ کے باشندون کی علم اور قانون اور لباس اور اونکے بال بچون کے سکہلانے کے طریقہ اور گلیور کا بچانا ایک خاندانی بی بی کو بے عزت ہونے سے اور گلیور کے بود و باش کے بیان مین ✦

شروع قصہ

للیپٹ کے سلطنت اور وہان کے خاص خاص حالات کا بیان ایک اور کتاب مین لکہنے کا ارادہ رکہتا ہون وہان کے باشندون کی قد کی اونچائی چہ انچ سے کچہ کم تہی اور جانور اور درخت کی اونچائی وہان کے آدمیون کے قد کی ہم انداز تہی جیساکہ ہمارے ملک مین ہوتی ہے مثلاً بڑا قد گہوڑون اور بیلون کا چار یا پانچ انچ تک اونچا تہا بہیڑ کا قد قریب ڈیڑہ انچ کے تہا اور وہان کے راج ہنس ہمارے ملک کے چڑیون کے برابر اونچی تہی اور اسطرح چہوٹے سے چہوٹے جانورون کا اتنا چہوٹا قد تہا کہ مین اونکو بالکل نہین دیکہہ سکتا تہا مگر قدرت سے للیپٹ کے باشندون کی آنکہین ایسی بنی ہوئین تہین کہ اوس سے وہ تمام اشیا کو اچہی

مجھکو اُسوقت مین جو ہوش آیا — کام اچھا ظہور مین لایا +
یعنی پیشاب سے بجھا ڈالا — فتنہ سب جلدی سے اوٹھا ڈالا

لیکن اسبات کی بادشاہ کو خبر تک بہی نکی اور واپس چلا آیا اگرچہ مینے راج کا بہت فایدہ کیا تب بہی دل مین خیال کرتا تھا کہ جس طریقہ سے مینے راج کا فایدہ کیا اوس سے بادشاہ ناراض ہوجاوینگے کیونکہ اوس ملک کا قانون یہہ تہا کہ ڈیوڑی کے اندر جو کوئی پیشاب کریگا وہ بہت بڑا گنہگار سمجہا جاویگا اور اس کی خبر بادشاہ کو ہوگئی لیکن اونہون نے براہ پرورش خاوندی فرمایا کہ اسبارہ مین کوئی اس سے مواخذہ نکرے اس بات سے مین بہت خوش تہا لیکن وہان کی حاکم کچہری نے مجھکو اس گناہ سے آزاد نکیا +

شعر

شہ نے تو کی تہی مخلصی کی سبیل — پر اہالی تہی درپے تذلیل +

اور مجھکو خفیہ معلوم ہوا کہ بیگم صاحبہ باوجود اس کارنمایان کے مجھہ سے خشمناک ہین یہانتک کہ اوس محل کو چھوڑ کر بہت دور دراز کے فاصلہ پر ایک مکان مین بود و باش اختیار کرلی ہے اور خادمونکو فرمایا کہ اوس محل کا کبہی نام بہی نہ لیا کرین اور اپنی ایمان دار کامدار سے کہا کہ اسکو اس گناہ کے بڑی سخت سزا دیجاویگی

بیت

مجرم ہے شہ سے سخت پائی — گستاخ ہے کچھہ سزا اوٹھائی

چلتا تہا کہ میرے پاؤن مین دب کر کوئی مرنجاوے غرضنکہ ہوشیاری تمام جا بچا بچا
اور دیکہا کہ وہ لوگ پانی ڈالکر آگ بجہانے مین کوشش کررہے ہین مین بہی
پانی کا تلاش لیکر اونکے شریک ہوا اور وہ لوگ تلاش بہر بہر کر مجہکو سونپنے
لگے لیکن آگ بہت بہڑک گئی تہی اس سبب سے یہہ سب محنت اور کوشش ہماری بیفائدہ
گئی ہین تو اِس آگ کو اپنے چمڑہ کے کرتہ سے ہی داب کر بجہا سکتا تہا مگر جلدی
کے سبب کرتہ نہ پہن آیا مجہکو نہایت افسوس ہوا کہ ایسا بلند اور وسیع اور آراستہ
محل ایک دفعہ مین ہی برباد ہوجاویگا ✦

بیت

ہر چند کہ اوسوقت مین خوب آگ بجہائی — افسوس کہ تدبیر کوئی کام نہ آئی

لیکن اُسوقت مجہکو ایک اچہا طریقہ یاد آیا کہ مین آگ پر پیشاب کردون تا کہ بجہ جاوے
کیونکہ آج رات کو تو مینے بہت عمدہ شراب نوش کی ہے اور ابتک ایک دفعہ بہی
پیشاب نکیا ہی مینے تمام آگ کو آسانی سے پیشاب کر کر بجہا ڈالا اور اتنے بڑے
محل کو بچا لیا ✦

اشعار

آتشین شعلہ جب بلند ہوئے — تہوڑے عرصہ مین پہر دوچند ہوئی
کوشش اسمین ہوئی بجہائین آسی — پانی ڈالین ذرا وبائین آسی
لیکن اِس سے ہوا نہ کچہہ حاصل — کوششین تہین ہماری لاطایل

سیہ حال تہوڑے عرصہ بعد جبکہ مین بلیفسکو کی بادشاہ کے پاس ملنے کے لئے گیا
تہا وہان لوگون کے بیان سے بالتحقیق معلوم ہوا اور بلیفسکو مین جانے کا حال
آگے بیان کرونگا مجھکو آزاد کرنے کے پہلے جو جو کہ شرایط کہ اونہون نے لکہین
تہین اون سے ایک دو شرط ایسی تہی کہ جو کمینون کے واسطے تجویز کی جاتی
ہین ایسی ایسی خراب شرطون سے میری بہت ہتک عزت ہوئی مگر مینے چار ناچار
اون پر دستخط کر دئے اب جو کہ مجھکو دربار بادشاہی لیلیپٹ سے خطاب نارڈاک
یعنی سب سے اونچا خطاب عطا ہوا اس سبب سے اوس خراب شرطون کے موافق
کام کرنے سے آزادگی حاصل ہوئی اور بادشاہ صاحب بہی اون خراب شرطون
کا تذکرہ کبہی زبان مبارک پر نہ لائے اور اسوقت مین ایکبا ایسی آفت آگ دبانی
کے راج مین پڑی کہ اوسکی دفعہ کرنے سے میری بڑی بہادری اور ناموری
سرکار مین ظاہر ہوگئی ایک دن آدہی رات کو بہت آدمیون کے شور وغل
سے مین جاگ اوٹہا اور برکلام لفظ سنا تو مین اس لفظ اور اس شور وغل سے
ڈرا اور بموجب حکم شاہی سرکاری بہت نوکر چاکرون نے آنکر مجہہ سے عرض
کی کہ جلدی چلکر بیگم صاحبہ کے محل مین جو آگ لگی ہے اوسکو بجہاؤ اور آگ لگ
جانے کا سبب یون ہوا کہ ایک خواص بیگم صاحبہ کتاب کا مطالعہ کرتی تہین اسکو
نیند آگئی اور چراغ گل نہ کیا پس شعلہ بلند ہوا کہ آگ لگ گئی یہہ سنتے ہی مین
حکم کے موافق بیگم صاحبہ کے محل کیطرف چلا اور ایسی زیرکی سے اپنا انگلیہ بچہا دیا کہ

بادشاہ ناراض ہوئے ہین مگر مینے اونکی نافرمان برداری مطلق نکی تھی غرضکہ مجھکو
یہہ حال اب معلوم ہوا کہ بادشاہ اور میمبرون کی مرضی کی خلاف کہنے سے وہ لوگ
ناراض ہوجایا کرتے ہین اون ایلچیون سے جو مینے گفتگو کی اور اونہون نے
فرمایا نہ تو وہ میری بات سمجھے اور نہ مین اونکی زبان سمجھا کیونکہ دونون ملک
کی زبان جدا جدا تھی جیسا کہ یورپ کی دونون زبان نہین ملتی ہین اور جو شخص
کہ اونکی زبان مین مہارت رکھتا تھا اوسنے میرا حال اُن پر ظاہر کیا اور ہر ایک
قوم والے اپنی اپنی زبان کو قدیمی خیال کرتے ہین اور بڑی فصیح سمجھتے ہین اور
زبانون کی بہت حقارت کیا کرتے ہین +

شعر

زبان اپنی ہی ہر شخص کو خوش آتی ہے   زبان غیر کی کب خوب سمجھی جاتی ہے

چونکہ مین ملک لبینسکو کے جہازون پر قابض ہوگیا تھا اس سببسے اوس ملک کے
ایلچیون کو بھی اپنا منشاء دلی ایک اور شخص کے وسیلہ سے لیلیپٹ کی زبان
مین ظاہر کرانا پڑا اونکا قول یون ہے کہ دونو ملک مین پیشہ سوداگری ہوتا ہے
اور جو جو وہان شہر بدر کئی جاتی تھی دوسرے ملک مین جاکر سوداگری کرتے
تھے اور اوس ملک کی زبان سیکھہ جاتے تھے اور بسبب زبان دانی ہر ملک کے
اور پیشیہ سوداگری اور درست چال چلن کے دولتمند عزت دار ہوتے تھے سوداگرون
ملاحون مین ایسا بشر کوئی نہ تھا جو کہ دونون زبان مین گفتگو نکر سکتا ہوا ور مجھکو

سے فارغ ہوئے تب میرے دیکھنے کو بھی میرے مکان پر آئے بلیفنکو کی بادشاہ نے
کیطرف سے میری بہادری اور رحم دلی کے ثنا خوان ہوئے اور اپنی سلطنت دیکھلانے
کو اپنی سلطان کی طرف سے مجہسے کہا کہ ایسے عجیب کام جو ہماری طاقت سے
باہر ہون دیکھلاؤ میںنے اونکی خواہش کے موافق ایسا نادر کام دیکھلایا کہ
وہ لوگ مجہہ سے بہت خوش ہوئے ٭

شعر

دیکھی جو طلب تمام اون کو   دیکھلایا عجیب کام اون کو

تب مینے عرض کی آپکے پادشاہ سلامت کی نیکنامی اور دریا دلی دنیا مین مشہور
ہے میری طرف سے اونکی خدمت مین آداب و کورنش بجالانا اور مین بھی ایک
دفعہ ضرور اپنی وطن جانے سے پہلے حضور کی قدمبوسی حاصل کرونگا ٭

شعر

وطن جانے سے پیشتر ایکبار   قدمبوس ہویگا یہ جان نثار

پہر وہ لوگ میرے پاس سے چلے گئے ایک دن مین بادشاہ کی خدمت مین حاضر
ہوکر یون عرض پرداز ہوا کہ بلیفسکو کے بادشاہ نے مجہکو بلوایا ہے اگر حکم شاہی
ہووے تو مل آؤن اونہون نے خوش دلی سے اجازت نہ دی سبب ناخوشی
مجہکو معلوم نہوا مگر ایک آدمی نے مجہہ سے پوشیدہ یہ کہا کہ فلیم نیپ اور بل گلام نے
حضور سے عرض کی کہ اس گران ڈیل آدمی نے ایلچیون سے کچہہ گفتگو کی تہی اس سبب سے

شعر

معقول جو ممبرون نے جانا — اس راے مین سب نے مجکو مانا

مینے جو جواب خلاف منشاء بادشاہ کے عرض کیا اسوجہ سے بادشاہ مجھہ پر ناراض ہوئے اور کونسل مین اسبات کو خوبصورتی اور بناوٹ سے ظاہر کیا اور جو جو ممبر دانشمند اور ذی شعور تہے اونہون نے تو میری راے بجا رکہی اور جو کہ میرے دشمن باطنی تہے اونہون نے میری طرف اشارہ کر کے اُسبات کو حسب دلخواہ بادشاہ کے بیان کیا اور اوسوقت سے بادشاہ اور ممبران بدخواہ و ناحق شناس مجھہ ناکردہ گناہ سے ناحق دشمنی کرنے لگے اور تخمیناً دو مہینے تک میری بربادی کے درپے رہے دستور ہے کہ آدمی چاہے جتنا انتفاع سلطنت مین کوشش کرے مگر خلاف مرضی بادشاہ کے ایک بات کہنے سے مورد عتاب سلطان ہوتا ہے اور آفت مین پہنستا ہے ❖

قطعہ

خلاف راى سلطان راى جستن — بخون خویش باید دست شستن

اگر شہ روز را گوید شب است این — باید گفتن اینک ماہ و پروین

اس عجب کام کرنے کے تین ہفتہ کے بعد ملک بلیفسکو سے چہہ ایلچی معہ پانچسو سپاہی لیلیپٹ کے بادشاہ کے پاس صلاح و مشورہ کرنے کے واسطے آئے بادشاہ لیلیپٹ نے اپنے فایدہ پر نظر رکھکر اون سے گفتگو کی اور جب وہ صلاح اور مشورہ

کیا تہا کہ یہہ وہان ہی ڈوب جاویگا کیونکہ پانی میری گردن سے اونچا تہا اس سببسے وہ بہت افسوس کرتے تہے لیکن جسقدر مین بی خوف وخطر لوگون کے نزدیک مع جہازون کے آتا تہا اونکے چہرہ سے خوشی معلوم ہوتی تہی مین نے بندر پر آنکر بادشاہ کی قدمبوسی حاصل کرکے آداب کورنس بجا لایا جہان پناہ میری حسن کارگذاری سے بہت خوش ہوئے اور تعریف فرماکر نارڈاک یعنی سب سے اونچا خطاب بخشا ۔

شعر

نمک حلالی سے جو کام مجہہ سے بن آیا
تو مینے شہ سے خطاب اک بڑا صلہ پایا

پہر ارشاد کیا موقع پاکر دشمنون کے باقی جہاز تہے ہماری بندر پر لے آنا اور بادشاہ کا ارادہ تہا کہ ملک بلیفسکو کو فتح کرکے ایک نائب گورنر مقرر کر دیوے کہ وہ وہان حکمرانی کرے اور اون باغیون کو جو انڈہ بڑی کنارہ کیطرف سے توڑتے تہے اور اونہون نے وہان اپنی بود و باش اختیار کر رکہی ہے تحت الثرا مین پہونچا دیوے اور اوس ملک مین انڈہ چہوٹی طرف سے توڑنے کا دستور جاری کر دے اور تمام جہان مین ہی حکمران ہو جاوے لیکن مینے بہت دلایل قانونی و انصافی سے بادشاہ کو اِس کج فہمی سے منع کیا اور صاف جواب دیدیا کہ بشر کا شیوہ خدا ترسی ہے مین دیدہ و دانستہ ظلم روا نہین رکہتا کہ ایسے خود مختار اور بہادر بادشاہ کو بلا وجہہ مطیع کر دون جبکہ یہہ بات کونسل تک پہونچی تو عاقل و دانا ممبرون نے میری راے کو تسلیم کیا +

تب مینے رسیون کو لیکر تین تین رسیون کی ایک ایک رسی مضبوط بنائی اور تین تین لوہے کے ڈنڈون سے ایک ایک بڑا کانٹھہ بنایا اس طرح سے رسی مین پچاس کانٹھہ لگاکر صرف اپنا چمڑہ کا کرتہ پہنکر دشمن کے جہاز کی طرف چلا پانی پر پیر کر آدہ گھنٹہ مین اونکی جہازون کے پاس جا کھڑا ہوا دشمنون نے جب مجھکو دیکھا سب ڈر سے جہاز چھوڑ چھوڑ کر کنارہ پر کھڑے ہوئے تب اوس کانٹھہ کو ایک ایک مین لگاکر تمام رسی اکٹھی کر کے جہازون کو لیلیپٹ کیطرف کھینچنے لگا اوسوقت دشمنون نے میری طرف ہزارون تیر چھوڑے اونکے صدمہ سے کچھہ تکلیف ہوئی اور چشمہ لگاکر آنکھون کو بچایا اور سب جہازون کو کھینچکر لیلیپٹ کے بندر پر کھینچ لایا بلیفسکو کے آدمیون نے میری یہہ بہادری دیکھکر دریا سے فکر مین غوطہ مارا اور پہلے اونھون نے یہہ خیال کیا تھا کہ تھوڑی دور جہازون کو سمندر سے لیجاکر چھوڑ دیگا یا جہاز باہم ٹکرا کر ڈوب جاوینگے اور باقی ادہر اودہر غرقاب ہوجاوینگے لیکن جب اونھون نے دیکھا کہ لیلیپٹ کے بندر پر تمام جہازون کو لیکر آ پہونچا تب وہ بہت رنج اور افسوس سے چلانے لگے ✦

فرد

مین لایا جہازون کو جب کھینچکر — بہت رنج و افسوس انکو ہوا

لیلیپٹ کا بادشاہ مع ارکان سلطنت کنارہ پر کھڑا ہوا خیال کر رہا تھا کہ ایا اسکا حال کیا ہوگا مین جہازون کو لیکر جب دریا کے بیچ مین آیا تب اونھون نے خیال

کے بیچ مین ایک سمندر آٹھہ سو گز وسیع تہا اور مینیے اب تک ملک بلیفسکو کو نہین
دیکہا تہا اور جب سے مینیے لیلیپٹ پر حملہ ہونے کی خبر سنی بلیفسکو کے کنارہ کی
طرف جانا چہوڑ دیا کیونکہ دشمن کے جہاز کی آدمیون نے مجہکو نہین دیکہا ہے
اور نہ اب تک میرے اِس ملک مین آنے کی خبر پائی ہے اور ان دونون سلطنتون
کی رعایا کا باہم لڑائی کیوقت آنا جانا قطعی بند ہوگیا تہا ۔

شعر

تہی آمد و رفت باہمی بند — تکلیف تہی اُسمین گرچہ صد چند

اور لیلیپٹ کے بادشاہ نے حکم جاری کیا تہا کہ ہمارے مخالف کے جہاز ہماری حد
مین نہ آنے پاوین تب مینیے حضور کی خدمت مین دشمن کے جہاز پکڑنے کا ایک طریقہ
عرض کیا کہ دشمن کے جہاز بلیفسکو کے بندر مین جمع ہوگئے ہین اور آپ کے ملک پر
حملہ کرنے کو تیار ہین اور مینیے یہہ حال خوب واقف کار ملاحون سے دریافت کیا
تہا کہ اوس سمندر کے بیچ کے گہرائی جوشش دریا کے وقت کہ اوسکو اصطلاح مین
جوار بہاٹا کہتے ہین چہہ فیٹ اور اور جگہہ مین اوس سے کم ہوتی ہے پہر مینیے بلیفسکو
کی طرف جاکر ایک چہوٹے پہاڑ کی پیچہے سے اپنی دوربین سے دیکہا کہ پچاس جہاز
لڑائی کے اور بہت سی چہوٹی چہوٹی کشتیان بندر پر موجود ہین یہہ حال دیکہکر مین
واپس آیا اور بادشاہ نے بموجب میری درخواست کے ملازمون کو حکم دیا کہ بہت
سی مضبوط رسیان اور لوہے کے ڈنڈے لاکر حاضر کرین جب وہ لے آئے

مینے سیکڑون کو جواب دیا کہ مین بادشاہ صاحب کی خدمت مین بدل وجان حاضر ہون لیکن مین خیال کرتا ہون کہ مین غیر ملک کا رہنے والا ہون پس ان دونون سلطنت کے لڑائیون مین میری دست اندازی اچھی نہین مگر شرط نمک حلالی مقدم سمجھتا ہون حضور اور اونکی سلطنت کو حملہ والون سے حتی الوسع بچاؤنگا

بیت

جب تلک باقی ہے میری تن مین دم پیچھے ہٹنے کا نہین مین یک قدم

باب پنجم

بیان مین

حملہ کرنے بلیفسکو کی پادشاہ کی لیلپیٹ کے مین ملک پر اور گلیور کا ایک عجیب طریق سے واقع حملہ ہونا اور اسکو بڑی عزت کا خطاب عطا ہونا دربار شاہ لیلپیٹ کی ایلچی بادشاہ بلیفسکو کا آنا صلاح کے لئے بادشاہ لیلپیٹ کے پاس اور آگ لگ جانا محل شاہی لیلپیٹ مین اور بجھانا گلیور کا۔

شروع قصہ

ملک بلیفسکو ملک لیلپیٹ کی شمال اور مشرق کی طرف واقع تھا اور دونو سلطنتون

یہہ مسئلہ لکھا ہوا ہی لیکن یہہ بات صحیح نہین کیونکہ اوس مسئلہ سے یہہ مطلب ہے کہ تمام ایمان دار اور معتقد کیطرف سے یہہ انڈہ کا توڑنا مناسب ہمین ادہر سے توڑین پہر توڑنے مین جسطرح آرام معلوم ہو یہہ بات اونکی عقل کے تعلق ہے یا خاص حاکم کے اختیار ہے کہ کیدہر سے توڑنا چاہئیے ✦

شعر

مجسٹریٹ کو ہے اسمین اختیار تمام
کرین سب اہل رعایا بہی جسے چاہین بکلام

اور اس جہگڑہ کے سبب سے بہت آدمی لیلیپٹ کی بلیفسکو مین جا بسے تہے اونہون نے بادشاہ بلیفسکو سے بہت مدد پائی اور خوش حال رہے اور اس مذہبی بات پر بہت بہت برسون سے دونون بادشاہون مین لڑائیان ہو رہی ہین اور اون لڑائیون مین ہمارے ملک کی چالیس بڑے بڑے جہاز اور چالیس سے زیادہ چہوٹے جہاز معہ تینتیس ہزار ملاح بہادر تجربہ کار اور کیقدر سپاہی جنگ آزمودہ غرقاب ہوئے اور قتل ہوئے اور بلیفسکو کے بادشاہ کا اس سے بہی زیادہ نقصان ہوا اور اوس ملک کا پادشاہ اب بہت سے جہاز تیار کرکے لیلیپٹ پر حملہ کرنے کو مستعد ہو رہا ہے اور ہمارے پادشاہ تمہاری طاقت اور بہادری پر نازان اور بے فکر ہین اور مجہکو ارشاد ہوا ہے کہ اس حال سے اسکو آگاہ اور واقف کر دو

بیت

ارشاد ہوا سبو ئے بندہ
کہدے اُسے حال پوست کندہ

فرد

اس ہی حکم سے بعد جنگ و جدال   مسلط رعیت ہوئی ملک پر

اور وہ لوگ بامن ملک بلیفسکو بادشاہ کی مدد ہمیشہ پایا کرتے تھے اور ہمیشہ شکست کے وقت اپنے زندگی کے بچاؤ کے لیے ملک بلیفسکو مین بھاگ جایا کرتے تھے ٭

شعر

چلے جاتے تھے سارے باغی وہان   مدد پایا کرتے تھے طاغی وہان

اس انڈہ توڑنے کے فتہ و فساد مین گیارہ ہزار آدمی باغیون کے مارے گئے اور بہت سی کتابین اس انڈے توڑنے کی دلایل پر لکھی گئین ٭

فرد

گیارہ ہزار جنگ مین باغی ہوئے قتل   لکھی گئین کتابین بھی بے شل وبے بدیل

اونمین بعض بعض کا تو یہ قول تھا کہ بڑی طرف سے اور کئی یون بیان کرتے تھے کہ چھوٹے طرف سے توڑنا چاہیے لیکن بڑے کنارہ کیطرف انڈے توڑنے والون کی کتابین بادشاہ نے قطعی بند کر دین تھین اور باغیون کو راج مین نوکری نہ ملتی تھی اور اس ضمن مین بلیفسکو کا بادشاہ ہمیشہ اپنے ایلچی کو لیلیپٹ کے بادشاہ کے پاس یہ کہنے کے واسطے بھیجا کرتا تھا کہ اگر ایسا چاہیے کہ ایک نیا طریقہ و رسم کے باب مین جاری کرین اور آپکے اور ہمارے ملک کے رہنے والون کو لازم اور مناسب ہے کہ اپنے بڑے پیغمبر سٹردگ کی خاص مسئلہ کے خلاف کام نکرین کیونکہ اونکی مذہبی کتاب کے ۵۴ بابین

تمہاری ان باتون کو ہمارے ملک کے حکما تسلیم نہین کرتے بلکہ اونکا قول ییہ ہے
کہ سواسے ان دونون ملک کے روئے زمین پر کوئی اور ملک نہین ہے اور وہ
تمہارے حال افرینیس مین یون بیان کرتے ہین کہ تم چاند یا ستارہ مین سے
پیدا ہوئے ہوگی کیونکہ تمہارے موافق دنیا مین اگر سو ادمی ہون اور ہمارے
ملک مین آجاوین تو یقیناً ہمارے ملک کے تمام آدمی اور چیزین اور جانورون کو تہوڑی ہی
سے دنون مین برباد کرسکتے ہین اور ہمارے ملک کی بہت پرانی تواریخون مین کسی
ملک کا بیان سواے ان دو سلطنت کے کہین نہین لکہا ہے اور ان دونون
بادشاہون مین بہت برس سے آپسمین نہایت دشمنی اور جنگ و جدال ہو رہا ہے
اور سبب ییہ ہے کہ زمانہ قدیم سے دستور انڈے توڑنے کا کہانی پہلی اسطرح پر تہا
کہ بڑے کنارہ کی طرف سے توڑتی تہی لیکن لیپیٹ کے بادشاہ کا دادا جس زمانہ
مین صغیر سن تہا اوس زمانہ مین پورانے قاعدہ کے موافق ایک انڈہ توڑتے
ہوئے اونکے ہاتہہ کے اونگلی کٹ گئی جبسے اونکے باپنے ییہ حکم دیا تہا کہ تمام لوگ
انڈون کو دوسری طرف سے توڑا کرین اگر خلاف حکم کرینگے تو سزایاب ہونگے

فرد

نمانےگے جو لوگ اس حکم کو — سزا پاینگے اپنی کردار کی

غرضکہ اس قانون سے رعایا نے ناراض ہوکر چہہ دفعہ راج سے لڑائیان لڑین
کہ جسمین ایک بادشاہ تو مارا گیا اور وہان کی رعیت تخت سلطنت کے مالک بن بیٹھے

چاہتا ہے اور اس سلطنت کی میمبران رایل کونسل کی راے کارسرکاری مین مطابق
نہونے کے سبب سے دو جماعتین ہوگئی تہین ایک جماعت کا نام توٹرامیک سان اور دوسری
کا نام سلامیک سان ہے اور ان لوگون نے اپنی پہچان کے لئے یہہ قاعدہ نکالا کہ ہماری
جماعت والے تو اونچی ایڑی کی جوتیان پہنا کرین اور فریق ثانی نے یہہ تجویز کی ہماری
جماعت والے نیچے ایڑی کے جوتیان پہنا کرین اور اونچی ایڑی کی جوتی پہنے والے
چال چلن اور قانون مجوزہ سابق بحال رکھنا چاہتے ہین اور فریق ثانی جدید قانون
اور چال چلن نیا ایجاد کرنا چاہتے ہین اور جو نیا قانون اور چال چلن جاری کرتے
ہین اونکی طرف بادشاہ صاحب ہین ان دونون فریقون مین باہم عداوت
ہو رہی ہے اور اسمین کھانا پینا اور بات چیت تک ترک ہے اور اونچی ایڑی کی جماعت
کے آدمی شمار مین زیادہ ہین لیکن اختیار ہماری جماعت والون کو ہے اور ہم
لوگ خیال کرتے ہین کہ شاہزادہ اونچی ایڑی کی جماعت والون کی طرف ہے
اس سبب سے کار سرکار ابتر ہو رہا ہے علاوہ برین ملک بلیفسکو کا بادشاہ ہمارے
ملک پر حملہ کرنیکو تیار رہتا ہے اور جسقدر کہ ہماری سلطنت وسیع ہے اوسیقدر طاقت
وغیرہ مین ہماری عدو کی بہی سلطنت ہے اور جو تم نافرمانی کرتے ہو کہ اور بہی
اچھی اچھی بڑی بڑی بہت سے ملک لینے اور جنگلے طاقت وغیرہ مین بہی زبردست
ہین

شعر

یہہ کہنا تمہارا ہی ایسا دروغ
دو پیمانہ آبست یک چمچہ دوغ

سے دوسرے پر قدم رکھکر باہر کا محل اولانگ کر اندر کے چوک مین جا پہونچا اور اسی طریقہ سے تمام باہر کے محلون کو اُولانگ اُولانگ کر جو خاص محل سب کے اندر تہا وہان تک جا پہونچا اور زمین پر لیٹ کر کہڑکی کی راہ سے محل شاہی کی طرف جب نظر کر کے دیکہا تو بڑی بڑی عجیب اور نادر چیزین قرینہ کے موافق جا بجا رکہی ہوئین ہین بیگم اور شاہزادہ معہ ملازمان اپنی اپنی نشست اور مرتبہ پر بیٹھے تھے اور بیگم صاحبہ نے خوش ہوکر کہڑکی کی راہ سے اپنا ہاتہ میرے چومنے کے واسطے باہر کر دیا اور اسطرح کا حال بیان کرنا نہین چاہتا ہون کیونکہ تمام حال اس ملک کے راج اور مذہب اور علم کا ایک اور بڑی کتاب مین لکہہ چکا ہون وہ جلد ہی چہاپ دونگا چہپ جاویگی

فرد

مین لکہہ چکا ہون مفصل یہ حال سب پہلے　　یہان بہی تہوڑا سا اوس حال کا بیان ہے ضرور

اب میرا ارادہ یہہ ہے کہ جو مینے اس ملک مین رہکر جو دیکہا تہا وہ بیان کرون میری آزادگی کی پندرہ روز بعد ایک دن صبح کے وقت مسمی ریلڈرشل جو پوشیدہ کام کا سیکرٹر تہا ایک نوکر ساتہہ لئے ہوئے میرے مکان پر آکر ایک گھنٹہ کے لئے گفتگو کرنے کو مجہہ سے کہا مینے اُسکو ہاتہہ مین اوٹہا کر اپنے سامنے بیٹھا لیا تب اوسنے گفتگو اسطرح شروع کی تیری رہائی ہونے مین میری بہت مدد تہی اگر راج مین دو بڑی بہاری آفت کا ڈر نہوتا تو تمکو اتنی جلد آزادگی نہ ملتی ایک تو سبب یہہ کہ ہمارا راج کونسل کی باہم نا اتفاقی دوسرے یہہ کہ ایک قوی دشمن لیپٹ کیطرف حملہ کرنا

اسقدر بہری ہوئین تہین کہ مینے کبہی اپنے سفرون مین اسطرح سے آدمی جابجا کثرت
سے بیٹہے ہوئے نہین دیکہے تہے اور وہ شہر مربع تہا اور شہر پناہ وہان کی پانچ سو فیٹ
لمبے تہے اور شہر مین دو چوڑہ رستے کہ جو چار حصون پر تقسیم کئے گئے تھے
ہر ایک حصہ اوسکا پانچ فیٹ چوڑہ تہا اور چہوٹی چہوٹی گلیان کہ جسکے اندر مین نہ
جاسکا فقط نگاہ بہر کر دیکہین ہر ایک بارہ سے اٹہارہ انچ تک چوڑی تہین اور شہر
اسقدر وسیع تہا کہ اوسمین پانچ لاکہ آدمی رہ سکتے تہے اور وہان کے مکانات سہ منزلہ
سے پنج منزلہ تک بلند تہے بازار اور دوکانین اشیا نادرہ سے بہری تہین
بادشاہ کا محل ناف شہر مین واقع تہا اور جہان کہ وہ دو چوڑے رستے باہم
ملے تہے اونکے چارون طرف دو فیٹ اونچی دیوار تہی اور محل دیوارون سے
بیس فیٹ کے فاصلہ پر تہا مینے حضور کی اجازت سے اس دیوار کو اولانگ کے
اندر جاکر محل شاہی کو اچہی طرح سے دیکہہ بہال لیا اوسکے باہر کا کمرہ چالیس فیٹ
مربع تہا اوسکی اندر دو کمرہ تہے اور بیچ کا کمرہ بادشاہ کے آرام گاہ کا تہا مینے اوسکے
دیکہنے کے لئے بہت ارادہ کیا مگر اوسکی دروازے بہت چہوٹے تہے اس سبب سے اندر
نہ جاسکا چونکہ میرا ارادہ تہا کہ باہر کے کمرہ کو اولانگ کر اندر کے کمرہ مین چلا جاؤن مگر خیال
ہوا کہ شاید میری بدن کا دہکا لگ کر کوئی کمرہ یا مکان ٹوٹ نہ پڑے تب مینے
کمرہ کے اندر جانے کے لئے یہ طریقہ نکالا کہ درختون کو کاٹ کر دو لکڑی کے مونڈہے
بنائے کہ ایک مونڈہ پر چڑہکر دوسرے مونڈہ کو اندر ڈالدیا پہر باری باری ایک

شروع قصہ

میری رہائی ہوجانے کے پیچھے میری پہلے یہہ عرض تہی کہ مجہکو خاص شہر کی دیکھنے کی اجازت ہوجاوے سو بادشاہ سلامت نے میری عرض جلد ہی منظور فرما کر یہہ فرمایا کہ تو کسی آدمی یا مکان کا نقصان نکرنا اور میرے جانے سے پہلے تمام شہر کے باشندون کو بذریعہ اشتہار واقف و آگاہ کر دیا کہ اپنے اپنے گہرون مین بیٹھے رہو باہر نکلو اور جس دیوار کے اوپر ہوکر جانے کی اجازت ہوئی تہی وہ دیوار خاص شہر کی گرد ڈہائی فیٹ بلند گیارہ انچ عرض مین تہی کہ ایک گاڑی دو گہوڑون کی اوسکی اوپر ہوکر چارون طرف جا سکتے تہے اور یہہ دیوار پشتون سے محکم تہی اور ہر ایک اوسکا پشتہ دوسرے سے دس فیٹ کے فاصلہ پر بنا ہوا تہا ۔ مینے غرب رویہ دروازہ پر سے گذر کرکے آہستہ آہستہ شہر کی شارع عام مین آمد و رفت کی اوسوقت میرے بدن پر صرف اندر کا کرتہ تہا اور مینے اپنا اوپر کرتا اس طول اندیشی سے اوتار دیا تہا کہ ڈہیلے کرتہ سے مکانات اور اونکی چہجہ اٹک کر ٹوٹ نہ پڑین تاہم مین بہت ہوشیاری سے اپنا اگلا پیر دیکہکر چلتا تہا کہ ادہر اودہر کو چلنے والون پر میرا پاؤن نہ پڑ جاوے کہ بغیر قضا آئے اپنی جان سے ہاتہ دہو بیٹہین چونکہ بادشاہ عقلمند تہا اونہون نے پہلے ہی سے اشتہار باہر نکلنے کی ممانعت کے جاری کردی تہی اور تمام مکانون کی کہڑکیان اور چہتین میرے دیکہنے کو آدمیون سے

کہ ہمنے جو تیرے ساتھہ از راہ پرورش سلوک کیا ہے سو تجھکو چاہئے کہ اسکے عوض مین
نمک حلالی سرکار کی بجالاوے اور اگر آیندہ کو نمک حلالی دیکھلاویگا تو اور بھی
انعام عطا ہوویگا ۔ نوین شرط مین جو یہہ بات لکھی تھی کہ اس گران ڈیل آدمی
کا کھانا پینا سترہ سو چوبیس ۱۷۲۴ باشندگان لیلیپٹ کی برابر ہے اس امر کا حال
خداوند نعمت کی متصدیان حساب نے از روے حساب دریافت کیا تھا وہان کا ایک
درزی میرا دوست تھا اوس سے یہہ حال مجھکو معلوم ہوا اسبات سے ثابت ہے
کہ وہان کے رہنے والے بڑے دانشمند اور ہوشیار تھے اور بادشاہ بھی بہت
عقلمند و دانا اور خرچ اپنا واجب رکھنے والا تھا فضول خرچ کیطرف بالکل
مایل نہ تھا

قطعہ

ہو جسکا دخل بہت اور خرچ تھوڑا ہو — اُسے کہا ہے کہ اہل خرد ہی ہوتا ہے
اگر خلاف ہوا اسکے تو ہی بہت نادان — وہ اپنی عمر کو بیہودگی مین کھوتا ہے

باب چہارم

بیان خاص شہر ملڈنڈو کی پادشاہ اور اونکی محل کا ۔ گفتگو کرنا گلیور کا خاص
انتظام لیلیپٹ کے باب مین اور گلیور کا عرض کرنا بادشاہ کی خدمت مین واسطے
مدد دینے کے لڑائیون مین ۔

کے جو جہاز تیار کرے اونکو جا کر یہہ برباد کرے ۔ ساتوین شرط یہہ کہ یہہ گران ڈیل آدمی فرصت کے وقت ہمارے معمارون کو بھی مدد دیا کرے اور بڑی بڑی بھاری پتھرون کو اوٹھا کر جس جگہہ کہ معمار لوگ کہا کرین وہان رکھدیا کرے ۔ اٹھوین شرط یہہ کہ یہہ گران ڈیل آدمی ہمارے تمام ملک کی پیمائش اپنی پانون سے جریب کیطرح دو مہینہ مین کر کے حضور کی خدمت مین عرض کرے نوین شرط یہہ اگر ان شرطون پر یہہ گران ڈیل آدمی راضی ہو کر قسم کھا جائے تو اوسکو ہر روز کھانے پینے کے لئے اتنی چیزین دیجاونگی کہ جس سے ہمارے ملک کی ستر ہیئیس سو چوبیس آدمیون کے بخوبی شکم پری ہو جائے اور حضور کی خدمت مین آنے جانے کی پوری پوری آزادگی دیجا دے اور آیندہ از راہ مہربانی بہت سلوک کیا جاویگا ۔

فرد

تو مرد کار آمدۂ کاہلی مکن
کاری بکن کہ مزد تو ہم میتوان رسید

جتنی شرطین میری دشمن نے میرے واسطے لکھی تہین سو اونپر مینے اپنی رضا و خوشنودی ظاہر کر کے قسمین کھائین اور دستخط کر دئے کہ بموجب شرایط کاربند ہونگا اگرچہ اس بات مین میری بہت ہتک عزت ہوئی مگر کیا کرون قہر درویش بر جان درویش تب اوس بیرحم نے میری زنجیرین کاٹ کر روبرو بادشاہ کے مجھکو ازاد کیا مینے بہت شکرگذاری حضور کی کی اور جہان پناہ کے قدمون پر گر پڑا اور ڈنڈوت کی اونہون نے مجھکو کھڑا ہونے کے لئے حکم دیا اور بہت مہربانی سے فرمایا

راضی اور موسم خریف کے موافق پہلدار اور موسم سرما کے موافق خوفناک غرض
شہنشاہ حضور نے میری دشمن کی تجویز قبول کرکے میری آزادگی کے بارے مین
یون حکم فرمایا کہ تجکو بموجب شرایط حکم اخیر کے کام کرنا پڑیگا اول شرط یہہ تہی کہ
گران ڈیل آدمی حضور کے حدود ملک سے ہرگز اجازت بغیر باہر نجانے پاوے
دوسری شرط یہہ کہ بے حکم بادشاہی شہر مین نہ آنے پاوے اور جب وہ اسکے
آنیکے واسطے حکم دیا جاوے اوسکی دو گہنٹہ پہلے تمام باشندہ اپنے اپنے گہرون مین موجود
رہین باہر نہ نکلین ۔ تیسری شرط یہہ کہ یہ گران ڈیل آدمی ہماری بڑے
بڑے اور کشادہ رستون مین ہوکر چلا کرے اور گلی کوچون مین اور کہیتون کے
رستون مین نہ چلے نہ سونے پاوے ۔ چوتھی شرط یہہ کہ جب یہہ رستون مین آیا
جایا کرے تو اوسکو چاہئے کہ خیال رکھکر چلا کرے کہ رعایا یا گہوڑے یا گاڑیان جو
ہووین اُن پر پانون رکھکر نچلے اور رعیت کو بہی اونکے بغیر مرضی کے ہاتہ مین نہ اوٹھائے
پانچوین شرط یہہ کہ بر تقدیر کبہی کوئی کام کہین پرگنات مین جانیکا اوس گران ڈیل
آدمی کو ہووے تو اوسکو مناسب و لازم ہے کہ ایک قاصد کو مع اوسکے گہوڑے کے
اپنے جیب مین ڈالکر ایک مرتبہ چہہ دن کے لئے لیجایا کرے میعاد سے زیادہ بیرونجات
مین نہ ٹہرنے پاوے مہینہ بہر مین واپس چلا آوے ۔ چہٹی شرط یہہ کہ اگر
ملک ملیفسکو کا بادشاہ ہمسے جنگ کرے تو اس گران ڈیل آدمی کو چاہئے کہ ہماری
طرف سے اُن سے جنگ و جدال کرے اور اوس ملک کا بادشاہ واسطے لڑائی

کرتا ہون بعد از رہائی اوسکو اوس پر عمل کرنا ہوگا پہر ظالم نے تمام شرطین تجویز کین اور
دزناپ سنگرا اور چند امراے ذی عزت اپنے ساتہہ لیکر میرے پاس آیا ور تمام شرایط
مجہکو سنا کر اوسکی موافق کام کرنے کے لیے مجہسے قسم لی اول تو مینے اپنی وطنی زبان مین
قسم کہائی اوس ناحق شناس نے پہر اپنے ملک کی طریقہ کے موافق از روے حلف
مجہسے اقرار کرایا اور اوس ملک مین قسم کہلانے کا یہہ طریقہ تہا کہ میرے داہنے پانون کو
میرے بائین ہاتہہ پر رکہوایا اور میرے داہنے ہاتہہ کے بیچ کی انگلی کو میرے سر پر
دہروایا اور میرے داہنے ہاتہہ کے انگوٹہے کو میرے داہنے کان کے اوپر رکہوا کر قسم
دلوائی مینے چار و ناچار بموجب شرایط قسم کہائی بقول شخصی بر سر فرزند آدم
ہر چہ آید بگذرد لیکن **مصرعہ** دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست
اور اوس ملک کی لکہنے کا طریقہ اور قاعدہ گیا تہا اوسکے ظاہر کرنے کے سبب سے مینے ان
شرایط کا ترجمہ اپنی وطنی زبان مین کیا اور رگل سٹو مو ماریم اب لیم گار ڈیلو تیسفن
ملئی اولی گیر بادشاہ لیلپیٹ بڑا شان و شوکت والا تہا جسکی دید شاہی سے رعایا ڈر
تے اور سایہ امن و امان مین رہکر خوش حال تہے اسکی حکم رانی پردہ زمین پر بہت
دور تک پہیلی ہوئی تہی اور یہہ بادشاہ شاہنشاہ تہا اسکا قد کل باشندون سے
اونچا تہا اور اسکا اسقدر بہا دسلطنت بڑہا گویا پانون دینا کے بیچ مین تہا اور سر
سورج تک اونچا تہا اور جتنے راجہ پردہ زمین پر حکومت کرتے تہے اس بادشاہ کی ہیبت
سے کانپتے تہے اور طبیعت اوسکی ایسی تہی کہ موسم نسبت کے موافق خوش دل ورہو سم گرما کے موافق

ہر ایک رسالہ مین چوبیس چوبیس جوان اور سولہ رسالہ سوارون کے ہر ایک رسالہ
مین سولہ سولہ سوار معہ جھنڈیون کوچ کر کے نبڈیا جاوغیرہ بجاتے ہوے اس گران
ڈیل آدمی کے دونون پانون کے بیچ مین ہو کر نکل جاؤ لیکن سر اوٹھا کر نہ دیکھنا
حضور کے حکم کے موافق اسی طریقہ سے تین ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار نے کوچ کیا
مگر جوان افسر لوگ کہ ترچھے بانکے تھے اون پر جوانی چہا رہی تھی اونکی نگاہ بغیر دیکھنے
کے نرہ سکی اور میرا پاجامہ بعض بعض جگہہ سے چاک ہو رہا تھا دیکھکر بطور استہزا
تعریف کی

بیت

کم ظرف کیون زمانہ سے پرخاش کرتے ہین ہنس ہنس کر کسیکا عیب عبث فاش کرتے ہین

مینے عرضی بادشاہ کی خدمت مین اپنی آزادی کی درخواست کی جہان پناہ نے
میری عرضی محکمہ رایل کونسل مین ممبرون کی رائے لینے کو بھجوادی تو اور سب ممبران
کونسل کی رائے تو میرے ازادی کے بارے مین مطابق تھی مگر اسکائیرش
بیگلام ممبر محکمہ ممدوحہ کی رائے خلاف تھی یہ ممبر بلا سبب میرا جانی دشمن کھڑا ہوا
مگر بادشاہ نے میری آزادی کے لیے حکم دیا لیکن یہ میرا دشمن اوس ملک کے جہاز کا
مالک تھا اور ممبران کونسل مین سے یہ شخص حضور کے نزدیک نہایت دیانت دار بڑا
دانا اور امور دنیا مین عقلمند اور ہوشیار اور واقف کار تھا اور چہرہ اوسکا غصہ
بھرا رہتا تھا جسکے دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا آخر اوس سنگدل نے بھی اپنی رائے
اور ممبران کی رائے سے اس اقرار پہ کہ چند شرطین اس اسیر کے بارہ مین تجویز

کہ گھوڑا معہ سوار کے نیچے گر پڑا مگر چوٹ بہت نہ لگی ۔

فرد

اگرچہ مینز سے گرا تو پڑا او بھے کے سوار رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گذشت

پہلے ازاد ہونے و دریا تین روز سے مینے حضور کو معہ عملہ والون کے اسیطرح سے تماشہ

دکھلائے ایک روز بادشاہ کی خدمت مین خبر نویس نے حاضر ہوکر یون عرض کی کہ وہ گران

ڈیل آدمی پہلے جہان سو رہتا وہان سے رعایا نے ایک طرح کی چیز پای جسکی

شکل بہی عجب تہی اور چارون طرف اوسکے کنارہ ہے اور حضور کی آرام گاہ کی کمرہ

کے بہی موافق چوڑی ہے اور بیچ مین سے خالی اور غیر ذی روح ہے شاید کہ گران

ڈیل آدمی کی ہو اگر حضور کا حکم ہو وے تو یہان لاکر حاضر کرین جبکہ مینے یہہ بات سنی

تب مجہکو یاد آیا کہ مین جب سمندر پر تیر رہتا اپنی ٹوپی بالون کے ساتہہ دوڑہ سے

باندہ رکہی تہی اور جبکہ مین زمین پر آ پہونچا تو میرا حال گہبرانے سے خراب تہا مینے سوچا

کہ شناوری کے وقت ڈورہ ٹوٹ کر ٹوپی سمندر مین گر گئی ہوگی اب اوسکا پتہ کہان

اب یہہ خبر سنکر مینے حضور کی خدمت مین عرض کی کہ قبلہ عالم و قائع نویس جس شے کے

بابت مین عرض کرتا ہے وہ کمترین کی ٹوپی ہے تب حضور نے فرمایا کہ اسکی ٹوپی لاکر

حاضر کرو حکم کے موافق اوسیوقت ٹوپی لاکر مجہکو دیدی گئی بعد دو روز کے حضور نے ایک

ایک تماشہ کے لئے مجہکو فرمایا کہ تو بت کیطرح چپ چاپ دونون پاون کشادہ کرکے

کہڑا ہو جا اور بخشی فوج کو دربار شاہی سے یون حکم ہوا کہ فوج لیکر چوبیس رسالہ پیدلون کے

وہ ذی عزت اور توقیر والا نہ شمار کیا جاتا

بیت

تماشہ نے شاہون کو خوشی سی جو دکھاتے ہین جو اچہا کام کرتے ہین تو دے انعام پاتے ہین

اکثر فوج کے سوار گہوڑون کو میرے سامنے اونکی چہک نکل جانے کے لئے لایا کرتے اور پھرتے اور کوداتے تہے میرا طالع عروج پر تہا ایک روز مینے بادشاہ کو عجب طرح کا تماشہ دکہلا خوش کیا مینے بیش قیمتی بہت سی چڑہیان کہ جنکا مقدار دو فیٹ تہا چارون طرف زمین پر گاڈکر اور اپنا دستی رومال اون چہڑیون پر تان کر منبر کی صورت بنائی اور منبر کے چارون طرف کونون مین چار چہڑی کہڑے باندہکر اور چار چہڑی آڑی سے چارون طرف منبر کا ایک انچ اونچا گردنہ بنایا یہہ کام جب ہوگیا تب مینے حضور سے عرض کی کہ آپکی چوبیس اچہے اچہے گہوڑون کے سوار اوس رومال کے اوپر آکر کثرت کرین بادشاہ نے میری عرض قبول فرماکر فوج کو حکم دیا بموجب حکم شاہی فوج کے سوار حاضر ہوئے مینے ہر سوار کو معہ گہوڑے کے اوٹہا کر نوبت بہ نوبت اوس منبر پر چڑہا دیا اور اون لوگون نے بہت سی کثرت کی اور آپسمین صف جنگ مین لڑنے والون کیسی حملہ بہی کئے اس تماشہ سے بادشاہ اور اونکی بیگمین بہت خوش ہوئین یہانتک کہ بار بار اس تماشہ کرانے کے مشتاق ہوئین میرا دستی رومال بہت مضبوط تہا اس سبب سے کسیطرح کا نقصان کسیکو نہین پہونچا لیکن ایک سوار نے جو سب سے زیادہ گہوڑا ہانکا یا تو رومال مین ایک سوراخ ہوگیا کہ جسمین اوس گہوڑے کا پاؤن ایسا ادہس گیا

خفیہ کام کا سکہ گرکبھی کبھی اس تماشہ مین سب سے زیادہ صنعت کرتے تھے اس تماشہ
مین خطر جان بھی تھا خاصکر عملہ والون پر تو بہت سی آفتین آتے تھین کیونکہ ان لوگون
کو سب سے زیادہ کوشش کرنا اور جرات دیکھانا پڑتا تھا چنانچہ علیم نیپ تماشہ کرنے والون
سے ایک شخص ایکدفعہ گردن کے بل گرا مگر زیست باقی تھی کہ وہان مسند شاہی بچھ
رہی تھی اگر زمین پر گرتا تو یقیناً گردن ٹوٹ جاتی ۔

فرد

اسباب اگر ہو گئے پیدا ہلاکت تو ڈر   گر زندگی باقی ہے تو جیتا ہی رہیگا

ایک اور تماشہ جوکہ بادشاہ اور بیگمون اور وزیر کے روبرو کبھی کبھی ہوتا تھا اور تب
حضور ایک ممبر پر ایک آسمانی دوسرا سرخ تیسرا سبز رنگ کا ریشمی ڈورہ چیرا غ
لمبا رکھا کرتے تھے اور جبکا تماشہ پسند کر کر خوش ہوتے اونکو انعام دیا کرتے تھے
یہہ تماشہ بادشاہ کے خاص محل مین ہوا کرتا جسکا بیان یہہ ہے کہ بادشاہ اور کبھی وزیر تنہا
اور کبھی دونون ایک چھڑی آدہی وضع پر ہاتھہ مین تھام کر کھڑے ہوتے تھے اور وہ
لوگ کبھی چھڑی کے اوپر سے چستی کے ساتھہ گذر جاتے تھے اور کبھی تلے سے چھڑی
کے چالاکی کے ساتھہ نکلجاتے تھے اور جو کوئی اچھی طرح جلدی اور چالاکی سے تماشہ
کرتا اونمین سے اول نمبر والے کو آسمانی رنگ کا ڈورہ ملجاتا اور دوسرے نمبر والے
کو لال رنگ کا اور تیسرے کو سبز رنگ کا عنایت ہوتا جسکا یہہ لوگ پٹکا بناتے تھے اور ایسے
ہی پٹکون سے سب عملہ والے کمرین باندہا کرتے تھے اور جسکی کمر مین ایسا پٹکا ہوتا تھا تو

کیا کرتے تھے میری سینہ پہ ناچ　　قدم ہم رکھتے تھے سر پر خوب ناچ

جبکہ مین زمین پر سویا ہوتا اوسوقت چھوٹی چھوٹی لڑکا لڑکی آنکر آنکھ مچولی کا کھیل کھیلتے اور بھاگ بھاگ کر میری سر کے بالون مین چھپ رہتی۔

بیت

لڑکون کی پناہ مین بنا ہوتا　　بالون مین میری ہر ایک چھپا ہوتا

اور مینے اب اوس ملک کی زبان بہت سیکھ لی تھی یہانتک کہ گفتگو کرنے لگا اور رسی کی اوپر ناچنے کا تماشہ اوس ملک مین چالاکی اور شان شوکت کا ہوا کرتا تھا لیکہ اوس ملک کے آدمی اس تماشہ کرنے مین بہت مشہور تھی ایکدن بادشاہ نے مجھے وہ تماشہ دکھلایا اور جس رسی پہ کہ وہ لوگ تماشہ کیا کرتے تھے یہہ پتلی رسی سفید تاگہ کی دو فیٹ لنبی اور ایک فٹ زمین سے اونچی تھی ایسا عجب تماشہ دیکھکر میرا دل بہت خوش ہوا یہہ تماشہ وہ شخص کیا کرتے جو کہ حضور کے مہربانی سے بڑی بڑی عہدون کی امید رکھتی تھی اور اس تماشہ کو وے لوگ حالت جوانی سے بامید برس عہدہ سیکھا کرتے تھے اور جبکہ کوئی بڑا عہدہ خالی ہوتا پانچ چھ امیدوار عرضی آہ مضمون کی بخدمت حضور پیش کرتے کہ ہم حضور اور علما والون کو رسی پہ ناچنے کا تماشہ دکھلاوینگے اور تماشہ کرنے والون مین سے جو شخص بہت اونچا کودتا پھاندتا وہ اوہر نہ گرتا سرکار سے خالی عہدہ اوسکو عطا ہوتا علاوہ ازین اکثر یہہ تماشہ علما والون سے کرایا کرتے تھے تاکہ اونکو مہارت رہے مثلاً مسمی فلیم نیپ خزانچی اور ریلڈرسیل

زیان ہوتا -

فرد

یہ سامان ہی انسان کا جو قدیمی تنہا و دہین
تعجب کیون نہ ہو بالشتیون کو ایسی سامان ہی

باب سوم

بیان

گلیور کا بادشاہ اور بیگمات اور سردار ور دساؤ اور اونکی سبہون عجائب دکہلانا اور لیلیپٹ کے مجلس ہو بہو بناتا اور وہان سے بعض سردن پر قید سے رہائی پانا

شروع قصہ

میرا اچہا حال چلن دیکہکر بادشاہ اور امرا اور دسا اور تمام فوج مجہہ سے بہت خوش ہوی تب مینے امید کی کہ اب مجکو ازادی ہو جاویگی اونکو خوش کرنے کے لئے ہر طرح سے کوشش کی اور وہان کی باشندون سے آنا ربط اور ضبط ہوا کہ مجہسے کم ڈرنے لگے اور محبت اسقدر بڑہی ہے کہ پانچ چہہ آدمی ایک ایکدفعہ آنکر میری خوشی سے میری سر اور سینہ پر ناچتی تہی

اشعار

محبت میری دیکہکر اسقدر
خوشی تو میرسے وہ تمامی بشر

لوہے کی گولیان ہین اور ہر ایک گولی ہمارے سر کی برابر موٹی ہین اور دوسری مین کالے رنگ کی بہت سی گول گول رائی جیسی گولیان ہین ،، اور وہ میری گولی اور بارود تہین ،، جبکہ فہرست بادشاہ کی خدمت مین پڑہی گئی تب بادشاہ نے مجہہ سے فرمایا کہ تو اپنی تمام چیزین نکال کر دہر دے اور تلوار کو میان سے نکال قبضہ پکڑ کر دراز کر مینے بموجب حکم جب تلوار کو اونچی کر کے ادہر اُدہر پہرا اور آفتاب کا عکس جبکہ تلوار پر پڑا تو روشنی زیادہ ہونے سے دیکہنے والون کی آنکھون مین خیرگی ہوگئی اور بہت ڈرے ؛

فرد

شمشیر کو دیکھکر ڈرے سب ۔۔۔ کہنے لگے یہہ بلا ہے یارب

تب جہان پناہ نے مجہے حکم کیا کہ تلوار کو میان مین کر کے زمین پر رکھدے اور پستول کی آواز سنا چنانچہ مینے بارود ڈالکے جب اواز کی تو ہزارون آدمی مار دہشت کے زمین پر بیہوش گر پڑے ۔

شعر

وہ آواز پستول سنتے ہی باری ۔۔۔ ہزارون زمین پہ گرے ڈر کے مارے

تب پستول رکھدینے کا ارشاد ہوا اور ہر ایک چیز کو اسطرح آزما کے میری تلوار اور پستول معہ توشدان کے سلح خانہ مین بہیجنے کا حکم دیا اور باقی کل چیزین مجھکو واپس عنایت فرمائین اور میری ایک پوشیدہ جیب اور تہی کہ جسمین چشمہ اور جیبی دوربین اور اور فایدہ مند چیزین تہین مینے اوسکی تلاشی نکرائی کیونکہ وہ چیزین بادشاہ کے تو کچہہ کام نہین تہین اور میرے واسطے بہت مفید تہین اگر میرے قبضہ سے نکلکر بگڑ جاتین تو میری بہت

کل تھی ،، اور اوسکے داہنی طرف کی ایک چھوٹی جیب مین بہت سی گول گول سفید اور
سرخ رنگ کی چیزین اتنی بڑی اور بھاری تہین کہ ہم دونون سے اوٹھہ نہ سکین"
اور وہ میرا روپیہ اور پیسا تہا ،، اور اوسکے بائین طرف کی چھوٹی جیب مین دو کالی تھم
جیسی چیزین تہین کہ جسمین دو چمکدار لوہے کی چیزین یا لکڑی مین لگین ہوئین تہین کہ جس
ایک سے وہ گران ڈیل آدمی ڈاڑہی بنایا کرتا ہے اور دوسرے سے گوشت کاٹا کرتا ہے"
اور وہ میرا استرا اور چاقو تہا ،، اور اوسکی دو پاکٹین اسقدر تنگ تہین کہ جسکے اندر
ہم دونون نہین جاسکے ایک مین ایک عجب طرح کا کل زنجیر مین لٹکتی ہے کہ آدہی چاندی اور
آدہی کانچ کی بنی ہوئی تہی اور اوس کانچ کے اندر بہت شکلین ہین اوس کل کو اُس گران
ڈیل آدمی نے ہمارے کان کے نزدیک لگائے تو ایک طرح کی آواز ہمنے سنی ہم لوگ
کل کو خیال کرتے ہین کہ یہہ کوئی عجب طرح کا جانور ہوگا یا اوس گران ڈیل آدمی کا
دیوتا جسکو یہہ ہمیشہ پوجتا ہے کیونکہ اوسنے ہمسے کہا تہا کہ بدون صلاح اِس کل کے مین کبہی
نہین کیا کرتا ہون اور میرے کام کیوقت اِس سے ٹہیک معلوم ہو جاتے ہین ،، اور وہ
میری جیبی گہڑی تہی ،، اور اوسکی اوسی طرح کی بائین طرف کی جیب مین ایک بٹوہ ہے
جسمین بڑی بڑی پیلے رنگ کی سرخی مایل دہات تہی اگر خالص سونا ہووے تو
بہت قیمتی ہوگا ،، اور وہ میری سونے کی بٹیان تہین ،، اور کمر کی بائین طرف
ایک موٹے چمڑے سے ایک تلوار لٹک رہی تہی اور اسقدر لمبی تہی کہ جیسی حضور کی رعیت کے
پانچ آدمی کا قد ہو اور داہنی طرف کی پرتلہ مین دو توشدان تہے کہ ایک مین بہت سے

تب ہم خاص افسرون کو تیری تلاشی کے واسطے بھیجین اور تو ہتیار اور ہیبتناک چیزین
جو تیرے پاس ہین اچھی طرح اون لوگون کو دکھلا دیگو جب مینے عرض کی کہ موافق حکم کے
تعمیل کرونگا اونہون نے دو افسر ایک مسمی کلیفرن فری لاک اور دوسرا مسمی ماسی فری
لاک تلاشی لینے کیواسطے مقرر کیا مینے اون دونون کو اوٹھاکر دونون کو ہاتھ مین اوٹھا کر
اپنی تمام جیبون کی تلاشی کرادی تلاشی کرنے والونمے میرے مال موجودہ کی فہرست حضور
مین معلوم کرنے کے لئے اسطرح سے لکھی تہی ،، کہ اِس گران ڈیل آدمی کو الکہلاکی دا
ہین جیب مین ایک موٹا کپڑا ہی جو کہ حضوری خاص محل کے فرش کے لایق ہی ،، اور وہ
کپڑا میرے دستی رومال تہا ،، اور اوسکی بائین جیب مین ایک بڑی چاندی کی ڈبیا
کہ جسمین ایکطرح کی سوکہی ریت ہی اور جبکہ ہمنے اوسکو کہولا تو تھوڑی سی ریتا اوسمین سے
اوڑکر ہماری ناک مین پہونچی تو بہت دفعہ ہم لوگون کو چھینک آئی ،، اور وہ میری
تماکو سونگہنے کی ڈبیا تہی ،، اور اوسکے کرتہ کے داہین جیب مین ایک سفید کتہری باریک
کاغذ کی ہی جسمین بڑے بڑے کالے حروف ہین ،، اور وہ میری جیبی کتاب ہے ،،
اور اوسکے بائین جیب مین ایک کل کہ جسمین بڑے بڑے ڈنڈے کہ جس سے
یہ گران ڈیل آدمی سکے بال درست کیا کرتا ہی ،، اور وہ میرے بال سلجہانے
کا کنگہا تہا ،، اور اوسکے بچلی کرتہ کے دائین جیب مین ایک بڑا خالی لوہے کا ہیا جو کہ
ایک لکڑی مین لگا ہوا ہی کہ جسکے اوپر لوہے کی عجب طرح کی مورتین بنی ہوئین ہین ،،
اور وہ میرا پستول تہا ،، اور اوسکے کرتہ کے بائین جیب مین اوسیطرح کی ایک

وہان کی تمام گانو والے ہر روز صبح کیوقت اسکے کھانے کے واسطے چالیس بہیٹر اور بہت سی روٹیان اور شراب بیجایا کرین اور خزانہ عامرہ سے قیمت لیجایا کرین اور میری آسائش تن کے لئے اوس ملک کے چھہ سو آدمی اور پوشاک سینے کے واسطے تین سو خیاط اور چھہ معلم بنا بر تلقین زبان مقرر کیئے اور فرمایا کہ حضور شاہی کے اصطبل مین سے خاص خاص گھوڑون اور سرداردن اور رسالہ سواران کے اسپان کو اونکی جھجک نکل جانے کے واسطے ہمیشہ اسکے سامنے لیجایا کرین اور مینے تین ہفتہ مین وہان کی کچھہ زبان سیکھہ لی جسوقت کہ بادشاہ گاہے گاہے مجھکو اندر دیکھنے کو رونق افروز ہوتے اپنی ملک کی زبان سکھلایا کرتے تہے اور میرے اوستاد کو سکھلانے کے لیے تاکید فرمایا کرتے تہے مین اونکی زبان مین اب تہوڑی گفتگو کرنے لگا اور الفاظ جو کہ مینے اپنی رہائی کی درخواست کے لئے اول سیکھے تھے اکثر عرض کرنیکیوقت زبان پر لاتا

ابیات

کچہہ کچہہ جو زبان سمجھہ مین آئی
کہنے لگا مین کہ ہو رہائے

یہہ لفظ ہی پہلے مینے بولا
اور عقدہ دل کو اِس سے کھولا

اوسکا جواب زبان مبارک سے یون فرماتے کہ ممبران کی صلاح بدون اس بارہ مین ہم کچہہ حکم نہین دینگے کیونکہ تیری رہائی مین کسیقدر توقف ہے اور قبل از رہائی تجھکو قسم کھانا چاہیئے کہ تو بادشاہ کے ساتھہ شرط نمک حلالی بجا لاوے اور ہماری مہربانی کے سایہ مین گذر کرے اونہون نے پہر مجھکو نصیحت کی کہ تجھکو لازم ہے کہ اپنا اچھا چال چلن دکہا کر ہماری اور ہماری رعایا کی اچھی رائے رہائی کے لئے حاصل کرے اور تلاشی دینے پر راضی ہے

گھر چلے جاوین اور کوئی آدمی بی حکم راج کی اسکے گھر کے آس پاس پچاس گز تک نہ آنے پاوے
اگر حضور یہہ حکم جاری نہ کرتے تو یقین کرتا ہون کہ اسطرح گانو اجاڑ ہوجاتے اور زراعت اور
گھر بار کے کاروبار سب بند ہوجاتی

قطعہ

منادی ہوتی جو اس حکم کی ۔۔۔ توسب کاروبار انکا ہوجاتا بند
مگر شاہ نے جب دیا حکم یہہ ۔۔۔ تو کثرت ہوئی بند آتی تھی چند

اس عرصہ مین بادشاہ نے بہت دفعہ اجلاس کر مشورہ کیا کہ اسکی واسطے کیا کرنا چاہیے اور
بادشاہ کے مشورہ مین جو باتین ہوا کرتی تھین اونکو ایک بڑے درجہ کا آدمی حضور رس
میرے پاس آنکر اس راز مخفی کو مجہپر انکشاف کرتا تھا اور بادشاہ معہ سرداران و
میرمنشی کے اس ششوپنج مین رہا کرتے تھے کہ آیا اسکے واسطے کیا تجویز کرین حالانکہ مین قید
تھا مگر وہ خیال کیا کرتے تھے کہ چھوٹ کر بہاگ جاویگا اور اسکی خوراک مین راج کا روپیہ
بہت صرف ہوتا ہے اسطرح ملک مین کال پڑجاویگا کبھی کبھی وہ لوگ ارادہ کیا کرتے تھے کہ
مجھکو بہوکا مارین زہر دار تیر دن سے مارڈالین لیکن یہہ بھی خیال رکھتے تھے کہ اسکے مردار
جسم سے بدبو اٹھکر خاص شہر مین بیماری ہوجاویگی اور سارے ملک مین پہیلجاویگی پس
انجام اسکا اچہا نہین یہہ مشورہ ہوتا ہی تھا کہ جو افسر میری حفاظت کیواسطے مقرر تھے
اونمین سے دو افسر اجلاس شاہی مین گئے اونھون نے بادشاہ صاحب کی خدمت مین میری
مہربانی کا حال جو کہ مینے اون چہہ آدمیون پر کیا تھا عرض کیا تو حضور اور ممبران کونسل
کے دل مین رحم پیدا ہوا اور بادشاہ نے حکم دیا کہ جو شہر سے نو سو گز ار دگرد کانون ہین

لک کر گر پڑا انکھہ بہوٹ نے سے بچ گئی اور سنتر یون کی کارنل نے یہہ مبا ورت اونکی دیکہکر
تیر چلانے والون مین سے خاص خاص چہہ آدمیون کو پکڑ بلوایا اور اونکو قید کر کر میرے سپرد
کر دیا مینے اپنے دائین ہاتھہ مین اون چہہ آدمیون کو لیکر پانچ کو تو جیب مین ڈال لیا اور چھٹے کو
ہاتھہ مین رکھکر اپنا منھہ اوسکی طرف اسطرح سے کہولا کہ اوسکو زندہ ہی نگل جاؤن یہہ دیکہکر
وہ بدبخت آدمی بہت رونے اور چلانے لگا اور جبکہ مینے اپنا چاقو جیب مین سے نکالا اوسکو
دیکہکر کارنل اور اوسکے ماتحتی مجہسے ڈرنے لگے لیکن مینے اون تمام آدمیون کا ڈر
اسطرح رفع کر دیا کہ جو آدمی میرے ہاتھہ مین تھا اوسکی رسی کاٹکر دہیرے دہیرے
زمین پر اوتار دیا کہ وہ فوراً بہاگ گیا اور جو پانچ آدمی میری جیب مین تھے اونکو بھی اسی
طرح چہوڑ دیا میری مہربانی دیکہکر چہہ آدمی اور سوا اونکے بہت سے خوشی کے ساتھہ شکر
گزار ہوئے اور اس بات کی محل شاہی مین خبر ہوئی

شعر

ہوئے وہ لوگ شاکر ایسی میری مہربانی سے — کہ شہرت ہوگئی اس حال کی ہنگوئی شاہی مین

جب رات ہوئی مین اپنے گہر مین جاکر بسبب تنگی شکل سے زمین پر سویا بادشاہ نے
پندرہ روز کے بعد میرے بستر تیار کرانے کی لئے بہت سے درزیون کو حکم دیا اور اپنے
چہہ سو بستر دن سے میرے سونے کے موافق بچہونا بنوایا اور اسیطرح بستر کی چادر
تیار کرائی اور بناتون کا شب خوابی کے لئے چادرہ سلوایا جبکہ میرے آنے کا تمام ملک
مین چرچا ہوا تب دولتمند اور بیکار آدمی مجہے دیکہنے واسطے شہر مین آنے لگے بادشاہ
عقلمند تہا اوسنے یہہ حکم جاری کر دیا کہ جنہون نے اسکو ایک دفعہ دیکہہ لیا ہو وہ اپنے اپنے

تھی گویا وہ مکٹ ایسا خوشنما تھا جو بہاری لال نے سری کرشن جی کی صفت مین
اس دوہی مین ذکر کیا ۔

مور مکٹ کٹ کاچھنے کر بی اور مال　　انہہ مانک مو من بسو سدا بہاری لعل

داہین ہاتھہ مین شمشیر تین انچ لمبی تھی اوسکا قبضہ اور میان سونے کا مرصع تہا اور
بادشاہ نے اپنے بچاؤ کے لئے شمشیر برہنہ کر رکھی تھی اونکا تلفظ سلیس اور صاف تہا
اور مین کہڑا ہوا اچھی طرح اونکی آواز سنتا تھا اور تمام عورتین اور عملہ کے لوگ اچھی اچھی
پوشاکین پہنے ہوئے تھے اون عورتون کی لھینگے ایسے طویل و عریض تھے کہ بیٹھنے کیوقت
زمین پر پھیلے ہوئے بطور لبساط ہو رہے تھے اور مین سے ایک لھینگا ایسا مزین تھا کہ
جسمین سونے چاندی کی تصویرین بنی ہوئین تھین اور حضور پرنور مجہہ سے بہت خطاب
فرماتی رہین اور مین بھی عرض کرتا رہا لیکن میری بات وہ نہ سمجھے اور نہ مین اونکی باتین
سمجھا اور اوس جگہہ اوس مندر کے پوجاری اور وکلاہی بھی کھڑی تہی اونہون نے بھی
حسب الارشاد مجہہ سے گفتگو کی اور مینے بھی زبان لاٹین وفرینچ واسپلیشن
مین جیسا کہ میرا علم تھا انکو جواب دیا لیکن نہ تو اونکی زبان مین سمجھا اور نہ میری زبان
وے سمجھے اور بادشاہ نے میری حفاظت کیواسطے بہت سے سنتریون کو مقرر کردیا
کہ مین نہ بہاگ سکون اور کوئی میرے پاس آکے مجھے ایذا نہ پہونچاسکے اسقدر بندوبست
بادشاہ دو گھنٹہ کے بعد معہ سرداران وملازمان واپس چلے گئے مین دروازہ کے
سامنے بیٹھا ہی تھا کہ لوگون نے تیر چلائے میری قسمت اچھی تھی کہ ایک تیر میری بائین آنکھہ کے

میرے بائین ہاتھہ کی طرف تھا ایک اچھی رنگین تصویر کی موافق نظر آئی ایک وقت منبرجے
کام کے لئے مجھے مندر کے اندر جانا پڑا اور جبکہ واپس آیا تو دیکھا کہ بادشاہ اوس
مینار سے اوتر کے گھوڑے پر سوار ہو کر میری طرف آتا تھا جبکہ میرے نزدیک آیا گھوڑے
سے اوتر کر نہایت تعجب سے مجھے دیکھنے لگا لیکن اتنا نزدیک نہین آیا کہ میرے قبضہ مین آجاوے
اونہون نے باورچیون کو حکم کیا کہ اسکے کھانے پینے کے لئے چیزین اسکے سامنے دہردو
چنانچہ بیس گاڑیان بہری ہوئین گوشت کی اور دس گاڑیان پانی کی میرے سامنے
اونہون نے لاکر رکھین مینے اوس تمام گوشت کو کھا کر پانی پی لیا ٭

شعر

انچہ خورشش بود بخوردم تمام　　آمدہ در کام من آمد بکام

بیگم صاحبہ اور شاہزادہ اور شاہزادون کی بیگمین معہ خواصون کے جو کہ مجھکو دیکھنے
کے لئے آئین تھین مجھہ سے تہوڑی دور کرسیون پر بیٹھی ہوئین تھین بادشاہ کا قدو
قامت سب سے اونچا تہا کہ جس سے دیکھنے والون کے دل مین ڈر آجاتا تھا اور اون کا
بدن بڑا مضبوط ناک باریک اور ہونٹ سرخ رنگ تیلے رنگ زیتون کے موافق
بدن کی بناوٹ ہموار اور چہرہ سے تیزی اور چالاکی ظاہر ہوتی تھی اور رفتار مین
سلطنت کے ڈہنگ ظاہر ہوتے تھے اور عمر تخمیناً ۲۸ سال کی معلوم ہوتی تھی اور سات
برس سے بہت فتح مندی اور دلاوری کے ساتھہ راج کرتے تھے اور پوشاک سادی
بلا تکلف پہنتے تھے اونکے سر پر ایک مکٹ طلائی مرصع تھا اوس مکٹ پر ایک کلغی لگی ہوئی

بہت دکھہ مین اگر تہوڑا سا سکھہ ہوئی تو انسان کو ذرا آرام سے رہنے کی ایک صورت نکلتی ہی

باب دوم

بیان

شاہ لیلیپٹ کا ارکان سلطنت کے ساتھہ مجھہ اسیر دیکھنے کو آنا اور صورت اور چال چلن بادشاہ کا - اور میرے واسطے عالمون کو اپنی تعلیم زبان کے لئے مقرر کرنا - اور میرا اچھا چال چلن دیکھکر مجھہ پر مہربان ہونا اور میری جیب کی تلاشی لینا اور جیب مین سے تلوار اور پستول کا نکلنا اور ان ہتیارون کا مجھہ سے لے لینا +

شروع قصہ

جبکہ مین اپنی خاطر خواہ کہڑا ہونے لگا اور چارون طرف نگاہ کی تو بڑی دلربا و دلکش چیزین دیکھین وہان ایک پائین باغ تہا پہلواری سے بہرا ہوا گویا پہولون کا بستر دکھائی دیتا تہا اور اوسکی ہر ایک خیابان کا میدان چالیس فیٹ مربع تہا اور ہر ایک کیاری مین ایک ایک درخت کا بستار ساڑہ سولہ فیٹ تہا وہ خاص شہر جو کہ

بڑا مندر تہا کہ جسکے سامنے اس گاڑی کو ٹہرایا تہا اور جسکے اندر ایک آدمی گھس گیا
گیا تہا اس سبب سے وہان کے باشندہ اوس جگہہ کو اوتر کیطرف چار فیٹ بلند عرض
مین دو فیٹ تہا کہ جسکے اندر ہو کے مین بہتر جا سکا تہا دروازہ کی دونون بازون
مین جیہ انچہہ اونچے دو کہڑکیان تہین اور دروازہ کے بائین طرف کی کہڑکی مین
اکیانوین زنجیرین باندہ کے میرے بائین پانو مین چہتیس تالون سے محکم کردین
یورب کی عورت جیسی گہڑی مین جیسی زنجیر ڈالتے ہین اوسکی زنجیر کے موافق اُن
کے ہر ایک زنجیر موٹی و لمبی تہی - اس مندر کے سامنے بفاصلہ بیس فیٹ
ایک مینار پانچ فیٹ اونچی تہی کہ جسکے اوپر بادشاہ نے معہ ارکین سلطنت چڑہ کر
مجہکو دیکہا اور مجہہ آفت زدہ کو دیکہنے کے واسطے وہان کے باشندہ لاکہہ سے
زیادہ اُس جگہہ اکہٹے ہو گئے اور بار بار میرے بدن پر چڑہتے تہے بادشاہ نے
حکم دیا کہ ایسا کام پہر جو کوئی کریگا وہ دار پر کہینچا جاویگا جب زنجیر سے میرا بائیان
پانو اچہی طرح باندہ چکے اور پہر ارکان سلطنت نے بخوبی دیکہہ بہال لیا کہ یہ زنجیر
کو نہین توڑ سکیگا اپنی دلجمعی کر کر رسی کہول دی مین بہت رنج و تفکر مین کہڑا ہوا
اور ادہر ادہر چلنے لگا تو تمام آدمیون نے شور و غل مچایا اور نہایت متعجب ہوئے
جس زنجیر سے میرا بائیان پانو بندہا ہوا تہا وہ زنجیر تخمیناً دو گز لمبی تہی اس سبب سے
مین ادہر ادہر چل سکتا تہا اور مندر کی دروازہ سے چار انچ دور رینگ کر بہی
مندر مین ہتین اسلئے مین اچہی طرح مندر کے اندر جا کر سو سکتا تہا -

فرد

دلو دل یک شود بشکند کوہ را ۔۔۔ پراگندگی آرد انبوہ را

سپہ را کہ فیروز مندی رسد ۔۔۔ زیاران یکدل بلندی رسد

جب مین سوتا تھا یہ تمام کام اونہون نے کیا کیونکہ مجھکو شراب کی ساتھہ نیند آجانے کی دوا پلوائی تہی بادشاہ کے اصطبل مین پندرہ سو گھوڑے تیز کہ ہر یک ساڑہے چار پانچ اونچے تہے اس کل کی گاڑی مین جوت کی مجہے خاص شہر کیطرف لیچلے جہان سے کہ مجھکو سوار کرایا تھا وہ مقام خاص شہر سے آدہ میل کے فاصلہ پر واقع تہا چار گھنٹہ میں کا سفر طے کیا تہا کہ مین جس گاڑی مین سوار تہا اوسکی کیل ٹوٹ گئی تب اوس گاڑی کو کچہہ درست کرنیکے واسطے ٹہرایا اتنے مین ایک افسر جو کہ معہ پہرہ والون کے گشت رُوند دیتا تہا اوسنے یہ ارادہ کیا کہ دیکہنا چاہئے کہ یہ شخص سو جانے کی حالت مین کیسا رہتا ہے میری چھاتی پر چڑہ کر اوسنے نیزہ کے بہال کو میرے بائین ناک کے نتھنے مین چلایا کہ جس سے مجھکو زور سے چھینک آئی اور جاگ اوٹھا نہ معلوم کہ وہ افسر معہ اپنے ہمراہیون کی ڈر کی مارے کہان بہاگ گیا اون کی لیجانے کی صورت تہی کہ تمام دن مجھکو تمام دن مجھکو وہ لیچلتے اور ساری رات آرام کرکے آفتاب برآمد ہوتے ہی پہر لیجانا شروع کرتے جبکہ شہر کا دروازہ دو گز کے فاصلہ سے رہتا تب گاڑی ٹہرا دی اور بادشاہ معہ ارکین سلطنت مجھکو دیکہنے کے واسطے باہر نکلے اور بادشاہ نے اپنے ارکین کو میری چہاتی پر چڑہنے سے منع کیا کہ شاید کوئی آفت ناگہانی حضور مین آپڑی اور ایک پورا ناا ور سب سے

ہی وار مین جاگ اوٹھا تھا اور غصہ تو مجھکو بہت آتا تھا کہ تمام ہی توڑ کر انکو مار
ڈالون جو کہ یہہ لوگ بڑے چالاک اور کل بنانے کے کام مین بہت ہوشیار و کامل
تھے اسوجہہ سے مارنا انکا عقل نے گوارا نہین کیا کیونکہ انکا بادشاہ علم کو بہت پسند کیا
کرتا تھا بلکہ علم کی مدد دیا کرتا تھا اس بادشاہ کے یہان بہت سی کلین بنی ہوئی تھین
کہ جنکے اوپر بڑے بڑے درخت اور بھاری جہاز کو لیجایا کرتے اور یہہ لوگ بڑے بڑے
لڑائی کے جہاز بناتے تھے انکی کل کا کارخانہ سمندر سے چارسو گز کے فاصلہ پر تھا
وہان سے جہاز کر لاکر سمندر مین تیرنے کو چھوڑ دیا کرتے تھے بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک
بڑی سی کل بنا کر اوسمین اسکو بٹھا کر خاص شہر مین لیجاو **شعر**

مرا نصرت ایزدی حاصل ست   کہ رانم قوی لشکرم یکدل ست

اول بنانے کیواسطے پانچ سو نجار مقرر رکھے یہہ کل زمین سے تین انچہہ بلند اور طول مین
سات فیٹ اور عرض مین چار فیٹ تھے اور بائیس پہئیون پر وہ کل چلتی تھی جبکہ
اوس کل کو میرے پاس لاکر رکھدیا تب تمام اون لوگون نے بہت شور و غل مچایا
لیکن کسیطرح سے مجھکو اوسکے اوپر چڑہائین اسکا طریقہ اونکو مشکل معلوم ہوا اسواسطے
اسّی ڈنڈے ایک ایک فیٹ لنبے زمین گاڑی اور بڑی مضبوط رسی سے میرے
ہاتھہ پانو اور گلا اور بدن کو جگہہ جگہہ سے باندہ کر خوب چست و چالاک آدمیون نے
اوس ڈنڈے کے بہ چرخی لگا کر اوسکے اندر ہو کر رسی کھینچی قریب تین گھنٹہ
کے مجھکو اونچا کر اوس کل پر چڑہا کے اچھی طرح باندہ لیا   **ابیات**

خاطر داری سے رکھا جاویگا جبکہ مینے دیکھا کہ یہہ لوگ مجھکو رہائی نہین دینگے تو مینے پہر رسی توڑنے کی کوشش کی تو اونہون نے تیر چلانا پہر شروع کیا کہ جسکی چوٹ میرے منھہ اور ہاتھہ پر لگنے لگی اور ہجوم آدمیون کا معلوم ہوا تو مینے بوسیلہ اشارہ اپنا منشا دلی ظاہر کیا کہ جو آپکے مزاج مقدس مین آوے اسکو کیجئے یہہ میری چاپلوسی دیکہکر وہ سردار کہ اچھے مزاج کے تھے اور اونکے چہرے سے خوشی معلوم ہوتی تھی معہ چوبدارون کے واپس چلے گئے میرے سے پیچھے سلام کے آواز بڑی شور و غل کے ساتھہ آئی اور معلوم ہوا کہ بہت سے آدمیون نے میرے بائین طرف کے رسی کو اتنا ڈہیلا کیا کہ جس سے مینے داہنی طرف کو اچھی طرح حرکت کی اور ایک طرح کی مرہم کی مالش میرے منھہ اور ہاتھون پر کری کہ جس سے تھوڑے عرصہ مین تیر وغیرہ کے زخم اچھے ہوگئے اور مرہم بڑا خوشبودار تھا جبکہ مجھکو کھانے پینے اور تمام تکلیفون سے آرام ملا تو آٹھہ گھنٹہ تک سکھہ کی نیند سویا۔ مین خیال کرتا ہون کہ جبکہ مین ملک لیلپٹ مین بباعث رکان کے بیہوش سو رہا تھا اسوقت بادشاہ کو خبر ہوئی حکم صادر ہوا کہ اسکو اسطرح پر کہ جس طرح اب مین بندھا ہوا ہون باندھیں اور بہت گوشت و پانی اسکے واسطے بہیجدو اور ایک کل تیار کرکے کہ جسمین اسکو چڑہاکر خاص شہر مین بہیجدو اس حکم سے جوانمردی تو اونکی ظاہر ہے مگر آفت بہی بہت تہی مین یقین کرتا ہون کہ یورپ کا کوئی بادشاہ ایسے موقع پر ایسا حکم نہین دیتا لیکن اونکو بڑا عقلمند اور مہربان تصور کرتا ہون کیونکہ جب یہہ میرے سوتے مین تیر بہیجا کا مجھہ پر حملہ کرتے تھے تو میرے

اور ہیگنا دی گل کھکر میری چھاتی پر خوشی سے کودنے لگا سے مینے ایک دفعہ دل مین
خیال کیا جبکہ یہہ آدمی میرے بدن پر آتی جاتے تھے چالیس پچاس کو یکدفعہ پکڑ کر
زمین پر دے مارتا لیکن یہہ یاد آیا کہ ان لوگون نے میرے کھانے پینے کی خبرگیری کی
سوائے اسکے یہہ آقا اور مین فرمانبردار مجھکو انکا شکر گذار ہونا چاہئے اسلئے ایسی عداوت
سے باز آیا اور مجھکو تعجب ہوا کہ ایسے چھوٹے قد کا آدمی کیا بیباکانہ میرے بدن پر آتا
جاتا ہے جبکہ میرا بائیان ہاتھہ کھولا تھا اور ایسا بڑا آدمی اُنکے سامنے تھا دیکھکر ذرا
مجھسے نہین ڈرا تھوڑی دیر کے بعد جب اون لوگون نے دیکھا کہ مینے کھانا نہین طلب
کیا تو ایک بڑے درجہ کی آدمی کو بادشاہ نے بھیجا اور وہ میرے سامنے آکر کھڑا ہوا
یہہ سردار میرے دائین پاؤن پر چڑھ کر بارہ نوکر ساتھہ لئے ہوئے منھہ کیطرف آیا
اور بادشاہ کی مہر کی ہوئی چٹھی دکھلا کر دس منٹ تک مجھکو سمجھایا اور خاص شہر
کی طرف اشارہ کیا اور اوس اشارہ سے یہہ مطلب تھا کہ بادشاہ کا یہہ حکم ہے کہ جو یہان
سے آدہ میل کے فاصلہ پر جگہہ ہے وہان تجھکو لیجاوینگے مینے اپنی بولی مین جواب دیا
لیکن وہ بھی نہین سمجھا پر مینے اپنے کھولے ہوئے ہاتھہ سے اونکو اشارہ کیا کہ میرے
بدن کو کھول دیجیو اور قید سے رہا کیجئے وہ میرے اشارہ کو اچھی طرح سمجھہ گئے مگر میری
عرض قبول نہ کی بلکہ بہت غصہ ہو کر اشارہ کیا کہ تجھکو قیدیون کے طور پر لیجاوینگے

بیت بیک لحظہ بیک ساعت بیک دم   دگرگون میشود احوال عالم

اور از راہ پرورش یہہ بھی مجھکو سمجھایا کہ تو خاطر جمع رکھہ کھانا پینا سب ملیگا اور ایسی مرتی

بہت دیر تک مجھکو نصیحتین کین اور سمجہایا مگر اوس تخت نشین کی زبان کا ایک حرف بہی نہین سمجہا قبل از نصیحت اوسنے میرے سر کی باٸین طرفکی رسی کہول دی تہی تب اوسکا تمام جسم نظر آیا کہ جس سے اوسکی عمر اوسط درجہ کی معلوم ہوٸی اور تین آدمی جو کہ ہمراہی اوسکے تہے اوسکی قد سے ان تین آدمیون کا قد کم اونچا تہا اوس بڑے آدمی نے بہت فصاحت سے تقریر کی اور کبہی کبہی ڈرایا اور کبہی تسلی دی اور مہربانی سے پیش آیا مینے نہایت التجا کی اور منت سے بایان ہاتہہ اونچا کرکے اور آنکہون کو سورج کی طرف لگا کر آفتاب کو گواہ قرار دیکر تہوڑی سی اپنی بولی مین اونکو جواب دیا بہت دیر سے روٹی کا ایک ٹکڑا بہی نکہایا تہا باعث گرسنگی کے کلیجہ پہڑکتا تہا اسواسطے مینے اونگلی بار بار منہہ مین دیکر اپنا حال گرسنگی کا اُنپر ظاہر کیا وہ اِس اشارہ سے جان گٸے کہ کہانا مانگتا ہے۔

فرد

اشارے سے مینے بتایا اونہین ۔ کہ بہوکا ہون کہانیکو کچہہ دیجیٸے

اوس ہرگو یعنی سردار عالی قدر نے میرا مطلب اچہی طرح سمجہہ لیا اور تخت سے نیچے اوترکر بہت سے آدمیون کے سر پر سامان کہانے کا اور پینے کیواسطے پانی رکہوا کر میری چہاتی پر ہوکر منہہ کی طرف چلے آٸے تب مینے اون لوگون سے کہانا لیکر جسقدر بہوک تہی کہا لیا اور پانی پی لیا اور جتنا کہ مینے کہایا تہا اُس کہانے سے اون ہزارون آدمیون کا پیٹ بہرجاتا یہہ حال وہ دیکہہ دریاے فکر مین غوطہ مار کر تعجب سے چلایا فرد

اِس حال کو دیکہکر وہ مردم ۔ کہو بیٹہے حواس عقل کی گم +

ڈہک لیا -

قطعہ

کہ بود گر حکیم روشن رای　برنیاید درست تدبیری　گاہ باشد کہ کودک نادان　بغلط بر ہدف زند تیری

جب اون لوگون نے تیر چہوڑانا بند کیا مین دکہہ درد سے پکارنے و چلانے لگا اور جبکہ مینے رہائی کیواسطے کوشش کرے تو پہر اونہون نے پہلے سے زیادہ تیر چلائے اور بعض آدمیون نے برچہی مارنی کی کوشش کری میری قسمت اچہی تہی بدن پر چمڑے کا کرتہ تہا کوئی حربہ اونکا کارگر نہین ہوا اب مینے خیال کیا کہ عقلمندی کی تو یہ بات ہے کہ اسوقت تو مین چپ چاپ سو رہون اور تمام رات اسطرح رہنے کا ارادہ کیا کیونکہ میرا بائین ہاتہہ تو کہلا ہے اسکی مدد سے خود رہا ہو جاونگا اور دل مین خیال کہ یہ جتنے چہوٹے آدمی میرے خیال اور ارادہ کے خلاف کام کرینگے تو سبکو مار ڈالونگا

فرد　مشکلے نیست کہ آسان نشود　مرد باید کہ ہراسان نشود -

قسمت نے ارادہ کے برعکس جلوہ ظہور پکڑا الیس یہ مقام تصور غور کا ہے -

بقول شاعر　مقدر مین جو کچہہ ہے ٹلتا نہین　یہان عقل کا زور چلتا نہین

جب اونہون نے دیکہا کہ مین چپ ہوگیا تب اونہون نے بہی تیر چہوڑنا بند کیا آواز بلند مجمع کثیر میری سماعت مین آئی جب غور کیا تو داہنے کان سے ایسا سنائی دیا کہ چار گز کے فاصلہ سے کہپہ گاڑنے کی سی آواز آتی ہے وہ آواز ایک گہنٹہ تک ایسی رہی کہ جیسے آدمی کام کیا کرتے ہین جبکہ اونکی طرف مینے اپنی سر کو پہیرا تو دیکہا کہ ایک تختہ ڈیڈہ فیٹ زمین سے اونچا رکہا ہوا ہے اوسپر ایک آدمی اونچے قد کا بیٹہا ہے اوسنی

تو معلوم ہوا کہ ایک انسان قریب چہہ انچہ کے اونچائی کہ اوسکے ہاتھہ مین تیر و کمان و ترکش
گردن مین لگائے ہوئے کہڑا تہا - اسوقت اور چالیس آدمی اوسطرح سے اوسکے
پیچہے آپہونچے یہہ دیکہکر بڑا تعجب ہوا اور مینے بہت شور و غل مچایا کہ وے اسقدر مضطر
و خوف زدہ بہاگے کہ گرنے سے اونکی بہت چوٹ آئی جبکہ یہہ شخص میرے بدن سے زمین
پر کود کر پہر لوٹا آیا اور ایک نے زمین سے اکر اپنا ہاتہہ اور آنکہہ اونچی کر کے تعجب اور
تیز آواز سے سکہناوی گل بولکر چلایا اور اوسکے ہمراہی بہی یہی الفاظ بولتے تہے لیکن
میری سمجہہ مین اونکی بولی مفہوم نہین ہوئی بہت دیر تک فکر مین پڑا رہا آخر رہائی کی
لیے جب کوشش کرسے قسمت سے بائین طرح رکسی ٹوٹ گئی زمین مین سے کیل بہی نکل
گئی اور جب مینے اپنے دست چپ کو اوٹہا کر دیکہا تو معلوم ہوا کہ کسی طور سے
میرا بدن بندہا ہوا تہا اسوقت بہت زور سے تکلیف کے ساتہہ اپنے بائین سر کی
طرف کی رسی تہوڑی سی ڈہیلی کرلی اور اسی طرح دو انچہ اپنے سر کو پہیر سکا لیکن
یہہ تمام چہوٹے آدمی دوسری دفعہ بہاگے تب بہی مین کسیکو نہ پکڑ سکا اور چارون
طرف اونہون نے باواز بلند شور و غل مچایا مینے تہوڑی دیر کے بعد ٹول گو فونا
کی آواز سنی اوسیوقت بہت سے تیر میرے ہاتہہ پر لگے اونکی ضرب سوئی کے
موافق میرے بدن مین کارگر ہوئے اور سوائے اسکے اونہون نے بہت سے تیر
آسمان کیطرف چلائے جبکہ ولایت کے آدمی توپ چہوڑتے ہین اسیطرح اور وہ تیر میرے
بدن پر اور بعض تیر منہہ پر آپڑے اوسکے بچاؤ کے واسطے بائین ہاتہہ سے منہہ

یعنی نجلی وہ کشتی ہم سے   دریامین گری تمام دہم سے ٹو

مجھے کچھہ خبر نہین کہ جو شخص جہاز مین بیٹھے تھے اور ساتھہ ہاہی کے تھے اونکا کیا حال ہوا لیکن خیال کرتا ہون کہ تمام غرقاب ہو گئے ہونگے قسمت سے دریامین جدہر رہا خلاف مقصود چلا اودہر سی ہی پیر کر نکل آیا اور بہت محنت اور کوشش کر کے کنارہ پر اپہنچا اور ملک مین جاکر آدہ میل کے فاصلہ سے جو دیکھا تو کوئی مکان یا باشندہ وہان کا نظر نہ پڑا مین بہت تھکا ہوا تھا گرمی بھی زیادہ تھی آدہی پائنٹ شراب پی تب مجھپر نیند نے غلبہ کیا اچھی طرح تو کھنہ گھاس پر سو گیا آفتاب افق مشرق سے طلوع ہوا اب میری آنکھہ کھول گئی مینے کہڑے ہونے کی بہت کوشش کی مگر ادہر اودہر کچھہ نہ پہر سکا چونکہ مین چت سوتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ میرا ہاتھہ پاؤن اچھی طرح زمین کے ساتھہ بندہا ہوا ہے اور میرے بال جو کہ لمبنے اور بہت تھے وہ بھی اوسطرح سے بند رہے ہین اور جبکہ مین آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو آفتاب کی تیز کرن کے سبب سے میری آنکھہ دوکھنے لگین اور مینے چارون طرف سے ایک آواز سنی جس طور پر کہ مین سوتا تھا سوائے آسمان کے کچھہ نہین دکھائی دیتا تھا

اشعار

خفتم چو بیان زمین شاداب   چون چشم کشادم از سر خواب

دیدم کہ ببستہ اند مویم   شور و شغب سب ہم بسویم

تھوڑے عرصہ مین کوئی ذی روح میرے بائین پاؤن پہ چلتا ہوا معلوم ہوا یہانتک کہ آہستہ آہستہ میری چھاتی پر ہو کر ڈاڑہی تک آیا تب مینے آنکھہ نیچے کر کے دیکھا

شعر

تماشا دیکھا دے تو اون تکالیف سے نجات پاؤن

اوسی فضل کرتے نہین لگتی بار سنو اوس سے مایوس امیدوار

بعد گذر جانے اسقدر عرصہ کے کپتان ولیم پر یچرڈ کہ انٹی لوپ جہاز کے مالک تھے اور وہ جہاز دکن کیطرف جانیکو تیار تھا مین مصیبت زدہ اونکی خدمت مین حاضر ہوا اونہون نے قدر دانی فرما کر مجھکو اوس جہاز کا ڈاکٹر کر دیا آخر چوتھی ماہ مئی ۱۶۹۹ سنہ ع مین برسٹل سے سفر شروع کیا اور ہمارا شروع سفر اچھا ہوا اور بعد کا خراب

فرد

تھا شروع سفر ہمارا اچھا آخر مین بہت سا رنج دیکھا

اس سفر مین سمت ایسٹ انڈیز کیطرف جاتا تھا زور شور سے ہوا چلی کہ ہمارے جہاز کو ڈواسس لینڈ کیطرف اوڑا کر لیگئی اس صدمہ سخت سے بارہ ملاح تو ہاتھ جان سے دہو بیٹھے اور جو ملاح اس صدمہ ناگہانی سے بچے اونکا حال تنگ تھا تاریخ ۵ نومبر سنہ الیہ کو اوس ملک مین اور اوس جگہ کہ گرمی پڑنا شروع ہوا اور اوس دن کہرہ کہ جسکو دھند کہتے ہین برستا تھا آدہی رات سے دور ملاح لوگون کو ایک چھوٹا پہاڑ نظر آیا لیکن اس شدت سے ہوا چل رہی تھی کہ اوس نے جہاز کو پہاڑ پر گرا دیا اور اوسیوقت جہاز شکست ہوگیا ایک چھوٹی کشتی مین بیٹھ کر مین نے معہ پانچ ملاحون کے جہاز اور پہاڑ سے دور جانے کیواسطے کوشش کی لیکن محنت کرنے سے تھک گیا تھا کشتی نہ چلا سکا آدہ گھنٹہ کے اندر کشتی اولٹ گئی

ابیات

محنت سے جو تھک گیا تھا اوسکو قسمت نے دکھایا اور عالم

عنصری سے پرواز کیا

شعر

بوقت واپسین دم شماری رکھا دم یاد مین عیسے کی جباری

اور میرے دوست بہی تہوڑے تھے اس سبب سے کام گھٹنے لگا تو مینے اپنی عورت اور دوست و آشنا و واقف کارون سے اجازت لیکر ارادہ سمندر کے سفر کا کیا تقدیر نے یاوری کی کہ دو دفعہ مین دو جہاز کا ڈاکٹر ہو گیا چھہ برس تک علاج معالجہ کیا پہر پورب و پچہم انڈیز کی طرف سفر کیا اوسمین تہوڑا روپیہ پیدا کیا فرصت کیوقت اچھے اچھے پورانے زمانہ کی کتابین اور حال کے مصنفون کی پڑہا کرتا تہا جبکہ مین کسی ملک مین جاتا تو اوس ملک کے آدمیون کی بولی وچال چلن اور مزاج دیکہا کرتا بسبب تیزی ذہن و طاقت حافظہ کے اون لوگون کی زبان جلد سیکہتا تہا جو سمندر کے سفر مین مجھکو تکلیفین ہوتی تہین اس سبب سے یہہ کام مجھکو ناپسند آیا کیونکہ سفر اور سقر کی ایک صورت ہے اس سے بچنا نیک ہے مگر معلوم ہوا کہ یہہ امر میرے مقدر مین روز ازل سے لکہا ہوا تہا اسمین میرا کیا دخل تہا اولڈ جوری لندن کا ایک محلہ ہے کہ مین وہان رہا کرتا تہا اب وانکے محلہ مین جا کر اپنی عورت اور بال بچون کے ساتھہ رہنے لگا اس امید پر کہ وہان ملاح لوگون کی بود و باش ہے اگر مین وہان رہونگا تو اون سے مجھکو مدد ملیگی کیونکہ مین فن ڈاکٹری سے بہرہ مند ہون لیکن میری امید پوری نہین ہوئی

بیت

چاہا سو ظہور مین نہ آیا قدرت نے جو چاہا کر دکہایا

تب بہی خدا کی درگاہ سے ناامید نہو کر تین برس وہان رہا کہ خداوند کارساز اپنی قدرت کا

کہ علم طب سفر دور در ازمین بہت مدد دیتا ہے بانیوجہ علم طب دو سال و ساٹ ماہتک وہان تحصیل کیا ۔

بیت

ہفت ماہ اور دو برس کامل ۔۔ گذرے جب علم طب ہوا حاصل

جبکہ مین لیڈن سے واپس آیا تو فیضرسان فیاض زمان میرے اوستاد بیس صاحب کپتان ابراہیم بنبل صاحب سے کہ وہ سوالو نام جہاز کے حاکم تھے واسطے ہو جانے ڈاکٹری جہاز مذکورہ کے بنام احقر ساعی ہوئے اس وسیلہ سے اونکی خدمت مین ساڑھے تین برس رہکر ایک یا دو سفر تو سمندر وغیرہ کے کئے

مثنوی

رہا مدت تلک رنج والم مین ۔۔ تکالیف سفر کے درد و غم مین
ولیکن کی مدد استاد نے جب ۔۔ ہوئی آسان مشکل میری حل سب

جبکہ مین واپس آیا تو لیڈن مین رہنے کا ارادہ کیا میرے اُستاد بیس صاحب نے بہت مدد دی یعنی علاج معالجہ کے فن مین میری شہرت کردی یہانتک کہ بہت مریض میری طرف رجوع ہوگئے اوسی عرصہ مین میرے دوست دلی و رفیق قلبی نے مجھکو نصیحت کی کہ دنیا مین انسان کو شادی کرنا لازم ہے تب مین نے اپنی شادی بسماۃ برٹن کے ساتھ کی مجھکو شادی مین چار سو پاونڈ یعنی چار ہزار روپیہ

مثنوی

کی بخت نے میرے جب مدد خوب ۔۔ شادی کا بھی ہوگیا تب اسلوب
قدرے ہوا مجکو مال حاصل ۔۔ اور رہتا تھا بافراغ و خوشدل

دو برس کے اندر ہی بیس صاحب جو میرے اوستاد تھے اونکی طائر روح نے قفس

واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ امپیریل جو کہ کیمبرج مین ہے داخل کیا وہان تین سال
تک رہا ہر ایک وقت اپنا تحصیل علم مین صرف کرکے کامیاب ہوا اور میرا باپ مجھکو اور
بھی وہان رکھکر پڑھایا چاہتا تھا چونکہ والدم کی آمدنی کم تھی اور خرچ زیادہ اور ہماری
مدرسہ مین فیس بھی دینی پڑتی تھی اور اُس ملک مین سب چیزین بھی گران تھین ناچار
مدرسہ چھوڑنا پڑا

بقول شاعر

باحوال آنکس بباید گریست ✤ کہ آمد بود نوزدہ خرچ بیست

شہر لندن مین جمیس ٹیس جبا ایک مشہور ڈاکٹر تھے اونکی خدمت مین چار سال
تک شاگردانہ رہا والدم کبھی کبھی تھوڑا سا روپیہ بھیجا کرتے تھے مینے وہ سب روپیہ
سیکھنے علم جہاز اور علم ریاضی اور اون علمون کی جو سفر مین کارآمد ہوتی ہین صرف کیا

ابیات

جو کچھہ کہ حصول مجھکو ہوتا ✤ اُن علمون کے سیکھنے مین کھوتا
جو آئے سفر مین کام اب تک ✤ اور آئینگے یہ جہان ہے جبتک

کیونکہ مین اوّل سے ہی یہ خیال کرتا تھا کہ قضا و قدر نے لوح پیشانی میری مین یہہ
کام لکھدیا ہے جبکہ مین جیمس جبا سے رخصت ہوکر خدمت مین اپنے والد اور چچا
واقربا کے پہونچا اسوقت اونہون نے میرے ساتھہ چالیس پاونڈ یعنی چار سو روپیہ
کا سلوک کیا بعد ازان یہہ فرمایا کہ شہر لیڈن مین جاکر علم سیکھو ہم ہر ایک سال مین
تیس ۳۰ پاونڈ یعنی تین سو روپیہ تمکو دیا کرینگے جبکہ مجھسے یہہ اقرار ٹھرا تو مین نے خیال کیا

جیسا سنا تھا اوس سے زیادہ پایا مصنفان کی قدر دانی نظر کر مدد کیواسطے حکم دیا۔
جو گلیور لیلیپٹ ایک شخص تاجر ملک لندن کا رہنے والا دریا کے سفر کرتا تھا کہ بحسب قضا اوسکا
جہاز شکست ہو گیا اوس وقت اوس سے کچھ بھی نہ بن پڑا زندگی کے بچانیکے واسطے
شناوری کرتا ہوا ملک لیلیپٹ مین جا نکلا وہان بالشتئے راج کرتے تھے اونہون نے
عجب شکل کا انسان دیکھکر قید کر لیا جب قید سے چھوٹ کر اپنے گھر آ پہونچا تو ڈاکٹر
جاناتھن سیفٹ صاحب شہر ڈبلن کے رہنے والے بڑے عالم فاضل اور صاحب
عزت تھے اونہون نے بالشتیون کا قانون ریاست اور باشندونکا چال چلن اور
اونکی تدبیر دانشمندی کا حال جو گلیور نے دیکھا بھالا تھا اور گلیور کی سرگذشت کا
بیان انگریزی مین بہت دلچسپ لکھا ۔

باب اول

گلیور کے قبایل عشار کا اور اوسکی وجہ سفر اور شکستگی جہاز اور شناوری کرنے کا
زندگی کے بچاؤ کیواسطے اور اوسکے پہنچ جانیکا بوسیلہ شناوری لیلیپٹ تک اور
اوسکی اسیر ہونیکا اوس ملک مین ۔

شروع قصہ

میرے والد کی جائداد ملک ناٹنگہم مین تھی میرے پانچ بھائی تھے اون مین سے
تیسرا مین ہون جبکہ میری عمر چودہ برس کی ہوئی تب میرے باپ نے مجھکو

ترجمہ اُردو مین کیجئے اور اون لوگون کو جو علم انگریزی سے بالکل ناواقف ہین فایدہ پہونچائے۔ تلاش کے بعد ہمکو گلیور صاحب کے سفر کا بیان پسند آیا ہمنے اسکا ترجمہ اُردو مین کیا۔ کئی عالی ہمتون سے چھپوانے کے لئے کہا مگر کسی جگہہ کچھ سہارا نپایا سری حضور مہاراجہ دہراج سری مہاراجہ جسونت سنگہ بہادر نایٹ کمانڈر آف دی اسٹار آف انڈیا والی جودہپور مارواڑ کے قدر دانی اور سخن پروری کا شہرہ سنکر انکی جناب مین بھی گذارش حال کیا۔ چونکہ سری حضور پرنور اپنی رعایا کے تہذیب مین اور اونکو خوش رکھنے مین ہروقت دل ورجان سے ساعی ہین اور وزیر اعظم۔ زمان مہاراج پرتاب سنگہ بہادر اسٹار آف انڈیا جو سری حضور کے چھوٹے بہائی ہین وہ بھی انکی لیاقت مشہور ہے محنت اور انصاف کا شہرہ ہند سے تا انگلینڈ پھیلا ہوا ہے۔ جبسے ریاست کے کاروبار مین دخل دیا ہے ریاست مین ہر طرح ترقی ہے مدرسہ کی نگرانی موافق دلی ہاتہہ کے رکھی ہے۔ توجب والی ملک اور وزیر دونون ایسے عادل۔ منصف۔ شریف پرور۔ علم دوست ہون تو پہر ریاست مین کیون نہ دن دونی ورات چوگنی ترقی معلوم ہو

بقول

وزیرے چنین شہریاری چنان ۔ جہان چون نگیرد قرار چنان +

مصنف کی یہہ دعا ہے کہ ان ہر دو حاکمان والاشان کو خداوند تعالے ہمیشہ خوش وخرم رکھے +

شعر

خدا انکو خرم رکھے صبح وشام ۔ مصنف ہین دیتے دعا یہہ مدام

جیسا سنا تھا اوس سے زیادہ پایا مصنف کی قدر دانی ذراکر بدکیواسطے حکم دیا ❊ جو گلیور لیلیپٹ ایک شخص تاجر ملک لندن کا رہنے والا دریا سفر کرتا تھا کہ تجبوا اوسکا جہاز شکست ہوگیا اوس وقت اوس سے کچھہ بھی نہ بن پڑا زندگی کے بچانیکے واسطے شناوری کرتا ہوا ملک لیلیپٹ مین جانکلا وہان بالشتیے راج کرتے تھے اونہون نے عجب شکل کا انسان دیکھکر قید کرلیا جب قید سے چھوٹ کر اپنے گھر آپہونچا تو ڈاکٹر جاناتھن سیفٹ صاحب شہر ڈبلن کے رہنے والے بڑے عالم فاضل اور صاحب عزت تھے اونہون نے بالشتیون کا قانون ریاست اور باشندونکا چال چلن اور اونکی تدبیر دانشمندی کا حال جو گلیور نے دیکھا بھالا تھا اور گلیور کی سرگذشت کا بیان انگریزی مین بہت دلچسپ لکھا ❊

باب اوّل

گلیور کے قبایل عشایر کا اور اوسکی وجہ سفر اور شکستگی جہاز اور شناوری کرنے کا زندگی کے بچاؤ کیواسطے اور اوسکے پہنچ جانیکا بوسیلہ شناوری لیلیپٹ تک اور اونکی اسیر ہونیکا اوس ملک مین ❊

شروع قصہ

میرے والد کی جائداد ملک ناٹنگہم مین تھی میرے پانچ بھائی تھے اون مین سے تیسرا مین ہون جبکہ میری عمر چودہ برس کی ہوئی تب میرے باپ نے مجھکو

ترجمہ اُردو مین کیجئے اور اون لوگون کو جو علم انگریزی سے بالکل ناواقف ہین فایدہ پہونچائیے۔ تلاش کے بعد ہمکو گلیور صاحب کے سفر کا بیان پسند آیا ہمنے اسکا ترجمہ اُردو مین کیا۔ کئی عالی ہمتون سے چھپوانے کے لئے کھا مگر کسی جگہہ کچھہ سہارا نپایا سری حضور مہاراجہ دہراج سری مہاراجہ جسونت سنگھہ بہادر نایٹ کمانڈر آف دی اسٹار آف انڈیا والی جودھپور مارواڑ کے قدردانی اور سخن پروری کا شہرہ سنکر انکی جناب مین بھی گذراش حال کیا۔ چونکہ سری حضور پرنور اپنی رعایا کے تہذیب مین اور اونکو خوش رکھنے مین ہر وقت دل و رجان سے ساعی ہین اور وزیر اعظم۔ زمان مہاراج پرتاپ سنگھہ بہادر اسٹار آف انڈیا جو سری حضور کے چھوٹے بہائی ہین وہ بھی انکی لیاقت مشہور ہے و محنت اور انصاف کا شہرہ ہند سے تا انگلینڈ پھیلا ہوا ہے۔ جب سے ریاست کے کاروبار مین دخل دیا ہے ریاست مین ہر طرح ترقی ہے مدرسہ کی نگرانی موافق دلی ہاتہہ کے رکھی ہے۔ تو جب والی ملک اور وزیر دونون ایسے عادل۔ منصف۔ شریف پرور۔ علم دوست ہون تو پہر ریاست مین کیون نہ دن دونی ورات چوگنی ترقی معلوم ہو

بقول

وزیرے چنین شہریاری چنان
جہان چون نگردد ارچنان +

مصنف کی یہہ دعا ہے کہ ان ہر دو حاکمان والا شان کو خداوند تعالے ہمیشہ خوش و خرم رکھے +

شعر

خدا انکو خرم رکھے صبح و شام
مصنف ہین دیتے دعا یہہ مدام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ گلیور کے سفر کا

خالق کی ہو کس زبان سے تعریف | کب خاک سے نور کی ہو توصیف
گر عمر تمام اسمین ہو صرف | پورا نہ ادا ہو ایک بھی حرف
خامہ کی زبان سے کیا ہو تحریر | خاموش ہے یہان زبان تقریر

بعد حمد خداوند باری تعالے کے مصنف اسطرح اپنے ناظرین کو حالات سے واقف کرتا ہے کہ **امرت لال دی** ولد بابو نوبین چندر دی سکنہ کلکتہ و **لچھمی نراین** ولد منشی لگاہی سنگہ قوم کھتری سکنہ سوائی جی پور نے انگریزی کی تعلیم پائی ہی چند کتابین انگریزی و فارسی تصنیف کی ہین۔ بیٹھے بیٹھے ایک روز دل مین خیال آیا کہ کسی دلچسپ کتاب کا

قصہ شانِ الٰہی

ترجمہ گلیور کے مسافت لیلیپٹ کا

مولفہ امرت لال ڈی۔ بی۔ اِی۔ بی ایل

ایف ٹی ایس و لچھمی نراین

قیمت مجلد ۱۲/ محصول ڈاک ۱/

در مطبع چاپ پریس آگرہ باہتمام منشی بیگراج طبع شد

محمد حسین جلال نوشت